﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد22

جمعۃ المبارک17 جولائی 2015ء

29 رمضان 1436 ہجری قمری 17 روفا 1394 ہجری شمسی

شمارہ29

رؤیت ہلال

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اور اگر کسی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن پورے کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا رأیتم الھلال حدیث نمبر 1776)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء اور طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ الگ الگ ملاقات

دل کی بیماریوں۔ نیوکلیئر ری ایکٹر۔ برین ٹیومر کے متعلق طلباء کی Presentations اور حجاب کے موضوع پر ایک مضمون۔

مختلف امور سے متعلق طلباء و طالبات کے سوالات اور حضور انور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز جوابات

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ خطبہ جمعہ

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

30 مئی 2015ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 134 افراد اور 35 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 33 جماعتوں سے آئی تھیں۔ Köln سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر اور اوسنابرک (Osnabrück) سے آنے والی فیملیز 330 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے دوران ملاقات اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی ملاقات

آج کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دو علیحدہ علیحدہ پروگرام رکھے گئے تھے۔

پہلا پروگرام طلباء کا تھا اور اس کا انتظام مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے اور طلباء کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم ارسلان باجوہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم نوید احمد صاحب نے پیش کیا۔

سیکرٹری تعلیم کی رپورٹ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے اپنی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں باقاعدہ طلباء کا Data اور کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت تک ہم 70 فیصد طلباء کے کوائف اپنے ریکارڈ میں لا چکے ہیں اور ان طلباء کی تعداد 369 ہے۔

ہمارے ریکارڈ کے مطابق 67 فیصد Bachelor کر رہے ہیں۔ 19 فیصد Masters کر رہے ہیں۔ 10 فیصد State Examination کر رہے ہیں۔ 2.4 فیصد Ph.D کر رہے ہیں اور 1.1 فیصد Diploma کر رہے ہیں۔

ان 369 سٹوڈنٹس میں سے درج ذیل مختلف فیلڈز میں پڑھ رہے ہیں۔ 37 فیصد Engineering میں پڑھ رہے ہیں۔ 18 فیصد Informatics پڑھ رہے ہیں۔ 17 فیصد Economic Sciences پڑھ رہے ہیں۔ 9 فیصد Natural Science پڑھ رہے ہیں۔ 7 فیصد Human/Cultural Sciences پڑھ رہے ہیں۔ 5 فیصد Medicine پڑھ رہے ہیں۔ 5 فیصد Law پڑھ رہے ہیں اور 2 فیصد Lecturership پڑھ رہے ہیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کی مختلف 26 یونیورسٹیز سے باقاعدہ رابطے میں ہے اور ان رابطوں کے تحت ان یونیورسٹیز میں مختلف پروگرامز کا انعقاد کرواتی ہے مثلاً اس وقت جرمنی کی 12 یونیورسٹیوں میں نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا ہے اور تین میں نماز جمعہ کا انتظام ہے۔

اسی طرح یونیورسٹی میں تبلیغی پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں اور احمدی طلباء کے ذریعہ مختلف موضوعات پر پروگرام اور نشستیں منعقد ہوتی ہیں۔

اب تک Frankfurt، Hamburg، Marburg کی یونیورسٹیوں میں تین پروگرامز منعقد ہو چکے ہیں اور Hamburg ، Heidelberg کی یونیورسٹیوں میں دو پروگرامز اگلے مہینے منعقد ہوں گے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق دو طلباء نے اپنے ریسرچ پیپر پڑھ کر سنائے۔

دل کی بیماریوں پر ریسرچ پیپر

پہلے مکرم نادر احمد سندھو صاحب جو کہ میڈیکل کے سٹوڈنٹ ہیں انہوں نے دل کی بیماریوں کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف نے بتایا کہ انہوں نے اپنی ریسرچ کارڈیالوجی کی فیلڈ میں کی ہے۔

دل کی بیماریوں کے حوالہ سے 2 ایسی پروٹینز کو دیکھا گیا ہے جن کے بارہ میں خیال ہے کہ ان کا دل کی بیماریوں کے آغاز میں بہت اہم کردار ہے۔ ان پروٹینز کا نام MIF اور SDF-1α ہیں۔ یہ دونوں خون کے مختلف خلیوں کی Interaction کو Modulate کرتے ہیں۔ خون میں Red Blood Cells ہوتے ہیں جو جسم کو آکسیجن ٹرانسپورٹ کرتے ہیں، اگر ان میں کمی ہو جائے تو انیمیا ہو جاتا ہے۔ ان سے سائز میں کافی چھوٹے Platelets ہوتے ہیں۔ یہ خون کے جم جانے کے لئے ہوتے ہیں۔ جب کبھی زخم ہوتا ہے تو یہ خون کو گاڑھا کر کے جما دیتے ہیں اور اس سے خون کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Monocytes ہوتے ہیں۔ اگر جسم میں بیکٹیریا داخل ہو جائے یا کوئی خلیہ خراب ہو تو یہ اپنا کام شروع کرتے ہیں اور ان سب کو ختم کرتے ہوئے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ ان تمام خلیوں کی Interaction کو قائم رکھنے کے لئے مختلف پروٹینز موجود ہوتے ہیں اور ان میں MIF اور SDF بھی شامل ہیں۔

مغربی ممالک میں سب زیادہ اموات دل کی بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ان میں جسم کی رگوں میں یعنی شریانوں میں چربی جمع ہونے سے وہ خراب ہونے لگتی ہیں اور آہستہ آہستہ خون کا بہاؤ بالکل رک جاتا ہے۔ اگر یہ دل کی شریان ہو تو دل کا دورہ ہوسکتا ہے اور اگر یہ دماغ کی شریان ہو تو فالج ہوسکتا ہے۔ اب اس کا جائزہ Step by Step لیتے ہیں۔

اگر کسی شریان کی دیوار کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے تو گزرتے ہوئے Platelets وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ خون کی نالیوں کے خراب ہونے کی مختلف وجوہات میں سے ایک ان میں Fats (چربی) کا بڑھ جانا ہے جو شوگر اور سگریٹ نوشی سے ہوتی ہے۔ اب Platelets خراب نالی کی دیوار کے پاس جمع ہو کر اس سوراخ کو بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے اندر سے کئی پروٹینز نکالتے ہیں جو انہوں نے پہلے سٹور کی ہوتی ہیں۔

اس عمل کے دوران Monocytes ہمارے Platelets کی طرف اپنا رخ کرتے ہیں اور Migration شروع ہوتی ہے۔ اب یہ سارا کچھ خون کی نالی کی دیوار کے اندر چلا جاتا ہے اور اسی وقت جو

Monocytes ہیں۔ وہ Macrophages میں تبدیل ہوجاتے ہیں اور یہ Platelets اور Fat کو کھا کر Foam Cells بن جاتے ہیں جو اپنے اندر چربی جمع کر لیتے ہیں اور جتنی زیادہ چربی ہوگی یہ بھی سائز میں اتنے ہی موٹے ہوں گے اور خون کی نالی کو مزید تنگ کر دیتے ہیں۔ اس سارے عمل میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ خون کا بہاؤ متأثر ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہماری ریسرچ یہ ہے کہ کیا ہم اس خون کے راستہ کو جو آخرکار Plaques بن کر دل کی بیماری کا باعث بنتا ہے روک سکتے ہیں؟ اس میں دو طریق ہیں۔ یا تو Platelets سے پروٹینز نکلتے ہی کسی دوائی سے ختم کردی جائیں۔ یا پھر Monocytes پر موجود ان کے Receptors کو ہم بلاک کر دیں۔ ان دونوں طریقوں کو ہم نے Antibodies استعمال کر کے ٹیسٹ کیا ہے اور نتیجہ یہی نکلا ہے کہ ان کو روک کر کم Monocytes آتے ہیں اور کم Foam Cells بنتے ہیں۔ ابھی یہ ریسرچ ابتدائی مراحل میں ہے اور پہلی دوائی کے مارکیٹ میں آنے میں کافی دیر لگ سکتی ہے۔ اس لئے بہترین طریق یہ ہے کہ کم چربی والے کھانے، سگریٹ سے اجتناب اور ورزش کر کے ان دل کی بیماریوں سے بچا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سگریٹ سے اجتناب، ورزش اور کم چربی والے کھانے۔ ساؤتھ امریکہ میں لوگ چربی کے ساتھ بیف (Beaf) کھاتے ہیں۔ لیکن اس علاقے کے بڑے Hard Working لوگ ہیں۔ Red Indian جو ہیں امریکہ کے بعض علاقوں کے اور میکسیکو میں خاص طور پر میں نے دیکھا ہے اور ان میں ہارٹ اٹیک بھی کم ہیں اور چربی بھی کم ہے۔ ریسرچ کی ہے تو پتا چلا ہے کہ وہاں دہی کا بہت استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے Olive Oil کا استعمال اچھا ہے اور ان علاقوں میں جہاں اولیو (Olive) آئل زیادہ ہوتا ہے وہاں دل کی تکالیف کم ہوتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ انسان گھر بیٹھ کے بس کھاتا ہی رہے۔ اب آسانیاں بہت ہوگئی ہیں۔ اب تم نے یہاں سے تھوڑے فاصلے تک جانا ہوتا ہے تو کار میں بیٹھ کر چلے جاتے ہو۔ پرانے زمانے میں لمبے سفر کرتے تھے۔

میں جب غانا میں ہوتا تھا تو وہاں ایک احمدی تھا، وہ بتاتا تھا کہ اس کا باپ مہینے میں کم از کم دو دفعہ کام کے لئے اور اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے سفر کرتا تھا اور وہ فاصلہ ستّر میل کا تھا۔ وہ لوگ کھاتے تھے پھر Exercise بھی کرتے تھے اور چلتے تھے۔ اب ہم کھاتے ہیں اور کار میں بیٹھ جاتے ہیں اور جتنی بڑی کار ہو رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پاس کار ہے۔ یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہم کار میں بیٹھ کر دوسروں پر رعب ڈال رہے ہیں اور اپنی صحت خراب کر رہے ہیں۔ اس لئے سائیکلنگ، Exercise اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی ہونی چاہئیں۔ شہروں میں ہارس رائڈنگ تو تم کر نہیں سکتے تو سائیکلنگ ہی کم از کم کیا کرو۔ **زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹ اگر سائیکل استعمال کرنا شروع کر دیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔** میں نے دیکھا ہے یوکے میں بعض لڑکوں کو اس کا شوق ہے۔ بعضوں کو تو اس کا Craze ہوگیا ہے۔ تو ان میں کئی لڑکوں نے دس دس بیس بیس کلو وزن کم کیا ہے اور صحت بھی ان کی اچھی ہوگئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سموکنگ (Smoking) کرنے والے تو اتنے پاگل ہیں، باوجود اس کے کہ اب اس پر لکھنا شروع ہوگئے ہیں کہ یہ زہر ہے، پھر بھی پیتے ہیں۔ اس لئے **احمدی لڑکوں کو یہ بھی ایک تحریک چلانی چاہئے کہ جو سموکنگ کرتے بھی ہیں تو انہیں سمجھا بجھا کر ختم کرانے کی کوشش کریں۔** تو یہ آپ کی ابتدائی ریسرچ ہے۔ فی الحال تو اس کو کھولنے کے لئے آپ انجیوپلاسٹی کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات جہاں موڑ ہو، وہاں پہ یہ بھی مشکل ہوتی ہے۔ **اس پر خادم نے عرض کی کہ** حضور وہاں Balooning سے کر دیتے ہیں۔ **حضور انور نے فرمایا:** جہاں Balooning سے بھی مشکل ہوتی ہے تو آپ بائی پاس کر دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا Stem Cell سے بھی کھولنے کا سلسلہ شروع ہوا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ جی حضور! غالباً اس پر کام چل رہا ہے، لیکن کرونری ہارٹ Disease کے لئے کم لیکن ہارٹ مسلز کی کمزوری میں Stem Cell کافی طور پر استعمال ہو رہے ہیں جو کہ پاکستان میں ربوہ میں بھی کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہارٹ کے مریضوں کو دل کی تکلیف سحری کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نوری صاحب نے اس پر جو آرٹیکل لکھا ہے وہ انہوں نے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب کو بنیاد بنا کر لکھا ہے کہ جو لوگ تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور پھر نماز کے بعد تھوڑی بہت Exercise بھی کرتے ہیں تو ان میں یہ بیماری کم ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میڈیسن میں بہت کم لڑکے ہیں 2.4 پرسنٹ۔ اس پر سیکرٹری صاحب تعلیم نے عرض کی کہ حضور زیادہ رجحان انجینئرنگ کی طرف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انجینئرنگ کی طرف رجحان ہے تو کتنی بلڈنگز بنالیں گے۔ بندے بچیں گے تو بلڈنگ میں جا کر رہیں گے۔ سہولتیں زیادہ دینے لگ گئے ہیں اور کوشش کوئی نہیں۔ **احمدی لڑکوں کو میڈیسن میں بھی جانا چاہئے۔**

❁......**ایک خادم نے ریسرچ پیش کرنے والے دوست سے سوال کیا** کہ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ ٹارگٹ کر رہے ہیں دو پروٹینز کو، آپ ان ریسپٹرز کو ٹارگٹ کر رہے ہیں اور ہر سیل میں یہ موجود ہیں، آپ کس طرح ان تمام ریسپٹرز کو کلوز کریں گے؟

موصوف نے جواب دیتے ہوئے کہا Basically ریسپٹرز کی تعداد کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے جو کہ Monocytes میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ریسپٹر بھی یہ دو ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فضول چیز تو اللہ میاں نے نہیں بنائی ہوئی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ایک ریسپٹر کو بند کرنا چاہتے ہیں تو اینٹی باڈی (Antibody) بھی تو کام کر رہی ہوتی ہے۔ Immune سسٹم ہے، کچھ حد تک وہ ڈیویلپ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ زیادہ نقصان کون پہنچا رہا ہے۔ پہلے اسے ٹارگٹ کیا، پھر ہوسکتا ہے کہ اس کو ٹارگٹ کرنے سے اینٹی باڈیز اتنا کام کرنا شروع کر دیں کہ دوسرے کو خود ہی کنٹرول کرنا شروع کر دیں۔

سوال کرنے والے طالبعلم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: آپ ڈاکٹر ہیں؟

اس طالبعلم نے جواب دیا میں مالیکیولر سائنس میں ماسٹرز کا سٹوڈنٹ ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مزید استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ میں پراسٹیٹ کینسر پر کام کر رہا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس پر کیا ریسرچ کر رہے ہیں؟ عموماً چالیس پینتالیس سال کے بعد یہ بیماری آتی ہے۔

اس طالبعلم نے عرض کیا: ویسٹرن سوسائٹی میں ہماری نسبت پراسٹیٹ کینسر زیادہ ہے۔ ہم ایشین ہیں اور ہمارے جینیٹکس (Genetics) میں پراسٹیٹ کینسر کے جینز نہیں ہیں۔ میں اینڈروجن، میل ہارمونز پر کام کر رہا ہوں۔ اسے ہم ٹارگٹ کر رہے ہیں کیونکہ وہ پراسٹیٹ کینسر میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کو اگر ہم ٹارگٹ کریں گے تو پراسٹیٹ کینسر کو روکا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا: کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی وجوہات ہیں؟

اس پر طالبعلم نے عرض کیا جی اینڈروجن ریسپٹر جو ہے وہ ہے تو ریسپٹر لیکن اور بہت زیادہ چیزیں اس کے ساتھ Attach ہیں۔ بہت ساری سگنلنگ Path میں ہیں۔ مختلف ریسرچ گروپ بعض سگنلنگ پاتھ کو ٹارگٹ کر رہی ہیں۔ میں اینڈروجن ریسپٹر اور اس کے ساتھ ہیوتھ شاٹ پروٹین ہوتی ہیں، اسے ٹارگٹ کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر آپ ایک کو کر رہے ہیں، پھر وہی سوال جو آپ ان سے کر رہے تھے آپ پر پڑتا ہے کہ آپ ایک کو ٹارگٹ کر رہے ہیں تو باقیوں کو کیوں نہیں کرتے۔ اس پر اس خادم نے عرض کیا حضور مین ٹارگٹ تو ہمارا اینڈروجن ریسپٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ان سے یہی پوچھنا چاہتے تھے کہ اینڈروجن ریسپٹر جو آپ کا ٹارگٹ ہے اسے اگر آپ بہت حد تک کنٹرول کر سکتے ہیں دوسرے یہ کہ آپ 100 پرسنٹ کسی کو بھی cure نہیں کر سکتے۔ اگر ان کے رزلٹ 70,65 پرسنٹ آجاتے ہیں تو یہ کامیاب ہیں۔ اگر آپ کے آجاتے ہیں تو آپ کامیاب ہیں۔

ایک اور طالبعلم نے عرض کیا: جو میڈیکل ریسرچ خاکسار کر رہا ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ جو امیون سیل (Immune Cell) ہیں، آہستہ آہستہ دوائیوں کے اثر سے وہ صحیح کام نہیں کرتے اور یہ جو انفلوئنزا ہے اور اس طرح کی بیماریاں وہ زیادہ آرہی ہیں۔ تو اس کا زیادہ نقصان ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے جان تو بچ جائے گی، وہ کہتے ہیں کہ جتنی لائف ہے، کچھ حد تک لائف لمبی ہو جاتی ہے اور کچھ حد تک کوالٹی آف لائف بہتر ہو جاتی ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ انسان ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لے گا۔ وہ اگلے جہان میں جا کر ملے گی۔ اس لئے اللہ کی عبادت زیادہ کرو اور اسی لئے ڈاکٹر نوری صاحب نے ایک دفعہ کہا تھا کہ جو لوگ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں وہ عموماً اپنی زیادہ سے زیادہ میعاد تک جاسکتے ہیں یا کم از کم بے چینی میں نہیں مرتے۔

بہرحال یہ سوال کا جواب تو وہ دیں گے میں نے تو جنرل جواب دے دیا ہے۔

موصوف نے عرض کیا: حضور کا بالکل صحیح جواب ہے خاکسار اپنی طرف سے بھی یہ جواب سمجھتا ہے۔ یہ تو ابتدائی مراحل میں روکنے کی کوشش ہے۔ آخر میں تو علاج انجیوپلاسٹی اور سرجری ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آخری حل تو پھر سرجری ہی ہے یا پھر ہومیوپیتھی استعمال کریں جو آپ کے امیون سسٹم کو بڑھاتی ہے۔ جسم کے امیون سسٹم کو تیز کرتی ہے۔ پھر اس سے علاج ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ ہومیوپیتھی بھی کبھی کبھی استعمال کرلیا کریں۔

نیوکلیئر ری ایکٹر پر ریسرچ پیپر

اس کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب نے اپنی Presentation دی۔

موصوف ٹیکنیکل یونیورسٹی فرائیبرگ (TU Freiberg) میں بطور Ph.D سٹوڈنٹ کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ خاکسار کی ریسرچ نیوکلیئر ری ایکٹرز سے حاصل ہونے والے High Level Radioactive Waste کے متعلق ہے۔ خاکسار ریسرچ کر رہا ہے کہ کون سا Material ایسا ہے جو Canister بنانے کے لئے موزوں رہے گا جس میں اس HLRW کو ڈال کر لمبے عرصہ تک محفوظ طریقہ سے رکھا جاسکے۔ اس سلسلہ میں خاکسار سیلیکن کاربائڈ (SiC) پر ریسرچ کر رہا ہے۔

HLRW وہ ایندھن ہوتا ہے جو کہ نیوکلیئر ری ایکٹرز میں استعمال ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ ایندھن لمبی لمبی Rods یعنی سلاخوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ان Rods کو جب نیوکلیئر ری ایکٹر میں استعمال کرنے کے بعد باہر نکالا جاتا ہے تو یہ شدید گرم اور بے انتہا Radioactive ہوتی ہیں۔ ان کی تابکاری تقریباً 10 ہزار ریم (Rem) فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس کی شدت کا اندازہ اس طرح سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر انسانی جسم کو 100 ریم کی Radioactivity ملے تو اس کی صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر Death ہوجاتی ہے۔

اس لئے اس HLRW کو نیوکلیئر ری ایکٹرز سے باہر نکالتے ہی گہرے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے جس کی گہرائی کم از کم 40 فٹ ہوتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ Waste ٹھنڈا ہو جائے اور اس کی Radioactivity کسی حد تک کم ہوسکے۔ ان Water Pools میں اس Waste کو کم از کم 9 ماہ اور زیادہ سے زیادہ 10 سال تک رکھا جاسکتا ہے۔

اس عرصہ کے بعد اس Waste کے زیادہ تابکاری والے حصہ کو دوبارہ استعمال کرلیا جاتا ہے جسے Reprocessing کہتے ہیں اور بقیہ حصہ کو شیشہ کے ساتھ پگھلا کر Solid بنا دیا جاتا ہے تاکہ زیرزمین پانی کو متاثر نہ کرسکے۔ اس Process کو Vitrification کہا جاتا ہے۔

پیارے حضور! اس Process کے بعد اس HLRW کو Copper یا Steel کے بنے ہوئے Carnisters میں ڈال کر Underground Tunnels میں دفن کر دیا جاتا ہے جن کی گہرائی کم از کم 500 میٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا: جب یہ اپنی لائف پوری کرلیتا ہے تو آپ اسے استعمال کر لیتے ہیں تو اس کے بعد اسے ضائع کرنے کے لئے اسے زمین میں دفن کرتے ہیں؟ تو جس چیز کا مقصد ہی نہیں ہے وہ کیوں کرتے ہیں؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا اب دنیا یہ محسوس کر رہی ہے کہ اس کا نقصان زیادہ ہے تو اس سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا جن کنستروں میں یہ رکھتے ہیں وہ ریڈی ایشن پروف ہیں؟

ظہیر صاحب نے بتایا: ابھی جو مسئلہ ہمیں درپیش

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاهر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 358

مکرم اسامہ عبدالرحیم صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم اسامہ عبد الرحیم الانصاری صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی روئیداد کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔مکرم اسامہ عبد الرحیم صاحب بیان کرتے ہیں:

الحوار المباشر اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرامز دیکھنے کے بعد میرے خیالات میں بہت تبدیلی واقع ہوئی۔کبھی قرآن کریم کے ناسخ ومنسوخ سے پاک ہونے کے بارہ میں سن کر ایمانی اور روحانی لذت پائی تو کبھی حضرت سلیمانؑ اور ہدہد کے قصے کی حقیقت سن کر دل عش عش کر اٹھا۔کبھی تاریخ کے صفحات میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے مخفی ابواب پر اطلاع پا کر معلومات میں اضافہ ہوا تو کبھی جنّوں کی حقیقت جان کر انشراح صدر پیدا ہوا۔

انکارِ جنّ بھی ہے کارِ جنّ!

جنّوں کے بارہ میں میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ جنّوں کے بارہ میں ہمارا عقیدہ تھا کہ وہ غسلخانوں اور گندگی کی جگہوں میں رہتے ہیں اس لئے غسل خانوں کے استعمال کے وقت ہم بہت احتیاط کرتے تھے کہ کہیں گرم پانی کسی جن پر نہ گر جائے اور پھر وہ انتقامًا ہمارے پیچھے نہ پڑ جائے۔

ایک روز میری بہن گرم پانی کی بالٹیاں بھر بھر کے بڑے ٹب میں ڈال رہی تھی، میں نے اس کی مدد کرنی شروع کر دی اور ایک دفعہ بالٹی میں پانی زیادہ ہو گیا تو میں نے اضافی پانی غسلخانہ میں گرا دیا۔میری بہن نے یہ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا کہ خدا کے لئے ایسا نہ کرو۔میں سمجھ گیا کہ وہ جنّوں کے خوف سے چلا رہی ہے۔ میں نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کرنے کی خاطر گرم پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر غسل خانے کے کونے کھدروں میں گرانا شروع کر دیں، اور ہر بالٹی گرانے کے بعد غسل خانے میں داخل ہو کر جنّوں کو چیلنج کرتا کہ اگر کہیں ہو تو مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ میرے گھر والے یہ دیکھ کر پہلے تو ڈرے پھر حیران ہوئے اور بالآخر انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس پر جنّ سوار ہو گیا ہے جو اس سے اس طرح کی حرکتیں کروا رہا ہے۔ میں ان کے اس مؤقف اور حالت پر ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔

تصدیق تک کا سفر

ایک روز میں اپنے دوست عماد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے احمدیت کے عقائد کے بارہ میں میری رائے دریافت کی۔ میں نے کہا کہ باقی سب باتوں سے تو مجھے اتفاق ہے لیکن ابھی امام مہدی کی صداقت کے بارہ میں متردّد ہوں۔ میں نے عماد سے رائے پوچھی تو اس نے کہا کہ میں خود ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا۔میں نے کہا پھر مجھے امام مہدی کی کوئی کتاب دو کیونکہ میں ان کی تحریرات پڑھ کر فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ عماد نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیف ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ دی۔میں نے تین چار روز میں تسلی کے ساتھ یہ کتاب پڑھی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی میں آپ کی صداقت کا قائل ہو گیا۔حضور علیہ السلام کے اعلیٰ عربی زبان میں لکھے ہوئے کلام کی تاثیر سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔اس کتاب میں وفات مسیح علیہ السلام اور حضرت امام مہدی کی صداقت کے دلائل نہایت خوبصورتی کے ساتھ بیان ہوئے تھے، پھر ان کے ساتھ مؤلف کے الہامات اور ان کی صداقت کا بیان ایک عجیب رنگ پیدا کر رہا تھا۔میرے لئے حضور علیہ السلام کی صداقت کے لئے یہی کافی تھا۔

استخارہ اور مخالف مولوی کی حقیقت

میں بیعت کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ایک روز ایک مصری شیخ حسّان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی اور گندے الزامات سے بھرپور ایک ٹی وی پروگرام دیکھا۔ میں نے اس شیخ اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی حقیقت جاننے کے لئے استخارہ کیا تو رؤیا میں دیکھا کہ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوں اور اس پر اچانک شیخ حسّان کا پروگرام شروع ہو جاتا ہے۔اس پروگرام میں اس کی شکلیں تبدیل ہونے لگتی ہیں اور بدلتی ہی جاتی ہیں۔

جب جاگا تو میرے ذہن میں اس رؤیا کی پہلی تعبیر یہی آئی کہ مختلف چہرے بدلنا نفاق کی علامت ہے۔

بیعت

اس عرصہ میں مَیں نے اپنے اہل خانہ، رشتہ داروں اور دوستوں میں کھل کر تبلیغ کی اور میں نے دیکھا کہ ان میں سے بعض مخلصین نے بڑی توجہ سے بات سنی۔ اس کے بعد میں برادرم عماد کے پاس گیا اور اسے کہا کہ میں تو حضرت امام مہدی کی صداقت پر ایمان لے آیا ہوں اور اب ہمیں بیعت کرنے میں جلدی کرنی چاہئے۔عماد نے کہا کہ ابھی انتظار کرو۔ میں نے اپنے موقف پر اصرار کرتے ہوئے کہا کہ اگر آج ہمیں موت آ جائے تو کل خدا کے حضور ہمارا کیا جواب ہوگا؟ اس لئے اگر تم نے جانا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں تو قاہرہ جا رہا ہوں۔عماد فورًا تیار ہو گیا اور یوں ہم دونوں قاہرہ پہنچ گئے۔وہاں جب ہم احمدی دوست کے گھر میں داخل ہوئے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ایک حسین سرپرائز کے طور پر ہمارے منتظر تھے، وہ ہماری بیعت کی خبر سن کر تشریف لے آئے تھے۔ ان سے مل کر ہمیں بہت زیادہ خوشی ہوئی اور ہم نے اس دن یعنی 27/اپریل 2009ء کو بیعت کر لی۔

بہت بڑے عالمِ دین

90ء کی دہائی کے آخر میں میں نے ایک رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا تھا جن کے بالوں سے بڑھاپا نمایاں تھا۔ انہوں نے عینک پہنی ہوئی تھی اور مسکراتے ہوئے اپنے قلم سے کچھ تحریر کر رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ بہت بڑے عالمِ دین ہیں۔

پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو ایک روز اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بڑھاپے کی ایک تصویر دیکھ کر مجھے میری خواب یاد آ گئی کیونکہ یہی وہ بزرگ تھے جنہیں میں نے لڑکپن کی خواب میں دیکھا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میرے ایمان میں مزید اضافہ ہوا۔

اہل جنت مفلوج نہیں ہوتے

بیعت کے بعد میری اپنے چھوٹے بھائی سے جماعت کے موضوع پر اکثر بات ہوتی رہتی تھی۔ایک روز اس نے ایک آیت قرآنی سے وفات مسیح کا ثبوت مانگا تو میں نے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ والی آیت سنائی۔میری تشریح سے وہ کچھ متاثر ہوا، لیکن اگلے روز وہ واپس آیا تو شدید غصہ میں تھا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے چند سلفی دوست تھے جو جماعت اور میرے خلاف اس کے کان بھرتے رہتے تھے۔اس کی زیادتیوں سے تنگ آ کر ایک روز میں نے اسے کہا کہ اللہ صرف قیامت کے روز ہی ہمارے درمیان فیصلہ نہیں کرے گا بلکہ اسی دنیا میں بھی وہ حق اور باطل کا فرق واضح کر کے دکھلائے گا۔ یہ سن کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔اس کے چند روز بعد ہی وہ آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہیں ایک رؤیا سنا کر فرضِ نصیحت ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے خواب میں والدہ صاحبہ کو دیکھا ہے، وہ جنت میں تھیں اور انہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا لیکن وہ بہت غمگین تھیں اور جیسا کے زندگی کے آخری ایام میں ان پر فالج کا حملہ ہونے کے بعد منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا ویسی حالت میں ہی میں نے انہیں خواب میں دیکھا۔انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ مرزا جھوٹا ہے۔

میں نے کچھ غور کرنے کے بعد اس سے پوچھا کہ تمہیں یقین ہے کہ تم نے والدہ صاحبہ کو جنت میں دیکھا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ جنت مریضوں کا ٹھکانہ تو نہیں وہاں تو شفا ہی شفا ہے۔والدہ صاحبہ کو اس دنیا میں فالج ہوا تھا جنت میں جا کر انہیں تمام امراض سے نجات مل جانی چاہئے تھی اور انہیں تندرست وتوانا ہو جانا چاہئے تھا۔ میری یہ بات سنتے ہی وہ غصے سے پاؤں پٹختا ہوا باہر نکل گیا۔

مخالفین مسیح موعود علیہ السلام کا انجام

نومبر 2013ء میں مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میں صحراء میں ہوں اور بعض لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں۔ ایسے میں میں نے اپنا ہاتھ اپنے ساتھ چلنے والے ایک صحابیٔ رسولؐ کے ہاتھ میں دیا جن کا جسم بھاری اور رنگ گندمی تھا، انہوں نے سفید لباس اور سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا اور ان کے نام میں ’’ثابت‘‘ آتا تھا۔ میں ان کا ہاتھ تھامے چلتا جاتا ہوں کہ اچانک ہم ایسے راستے سے گزرتے ہیں جس کے ارد گرد انسانی جسموں کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں۔ میرے پوچھنے پر اس صحابیٔ رسولؐ نے بتایا کہ یہ ان لوگوں کی ہڈیاں ہیں جنہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی ہے۔

☆☆☆☆☆

مکرمہ الزہراء جابر احمد حسین صاحبہ

مکرمہ الزہراء صاحبہ لکھتی ہیں:

میں اسامہ عبد الرحیم صاحب کی بیوی ہوں۔ میری ایک بڑی بہن کے علاوہ ہم سب بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں۔

میرا جماعت سے تعارف میرے والد صاحب کے ذریعہ ہوا جو اکثر ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے اور اکثر مجھ سے دو موضوعات کے بارہ میں بات کرتے، ایک امام مہدی علیہ السلام کی نبوت، جس کی میں اکثر مخالفت کرتے ہوئے کہتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور دوسرا موضوع وفات مسیح ناصری علیہ السلام تھا جس کے بارہ میں والد صاحب کے استدلال اور موقف کو سن کر میرے لئے اسے ماننے کے سوا اور کوئی راہ نہ تھی۔ میں چونکہ مولویوں کے پاس علم قراءت پڑھا کرتی تھی اس لئے ان سے فتویٰ لیا اور پھر ان کے فتویٰ کی بناء پر ہی وفات مسیح کی قائل ہونے کے باوجود والد صاحب کے موقف کی مخالفت کرتی رہی۔

اسی اثناء میں میرے والد صاحب کی ملاقات اسامہ عبدالرحیم صاحب سے ہوئی جو اِن کو پسند آئے اور انہوں نے میری شادی کی بات ان سے کی۔ گو میں شروع میں رضامند نہ تھی لیکن والد صاحب کی طرف سے تسلی دلوانے کے بعد میں نے ہاں کر دی۔اسامہ نے کہا کہ بہتر ہے کہ تم پہلے استخارہ کر لو، اور اس استخارہ میں جماعت کی صداقت آشکار ہونے کے لئے بھی دعا کرنا۔

میں نے استخارہ کیا تو مجھے شادی کے لئے انشراح صدر ہو گیا۔ لیکن جماعت کے بارہ میں میری کوئی راہنمائی نہ ہوئی۔ شادی کے بعد اسامہ نے مجھے کبھی بیعت کرنے کا نہیں کہا تاہم اکثر میرے ساتھ جماعت کے بارہ میں باتیں کرتا رہتا تھا۔مختلف امور کے بارہ میں جماعت کا موقف مجھے بہت اچھا لگا۔اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران اسامہ اکثر مجھے ساتھ بٹھا لیتا۔

نشان اور بیعت

اس کے بعد ایک ایسا امر ظہور پذیر ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی۔ میری بڑی بہن کی شادی ہوئی تو تین سال تک اس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ مجھے بھی یوں محسوس ہوا کہ شاید میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔ چنانچہ ایک روز میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے خاوند سے کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو ہمیں اسی ماہ بچے کی خوشخبری مل جائے گی۔

میرے خاوند نے کہا کہ دعا کے ساتھ شرط نہیں رکھنی چاہئے۔ تاہم اب تمہارے اوپر لازم ہو گیا ہے کہ اس کے لئے بہت زیادہ دعا کرو۔ چنانچہ دعا کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے میرے لئے یہ نشان دکھایا کہ خدا کے فضل سے اسی ماہ بچہ کی پیدائش کی امید ہو گئی۔

اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد بھی میں نے بیعت نہ کی۔ مجھے میرے خاوند اور دیگر احمدیوں نے کہا کہ اب حجت قائم ہو گئی ہے اب تمہیں بیعت میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے سستی کی چنانچہ حمل کے تیسرے ماہ اسقاط ہو گیا اور میری امید ٹوٹ گئی، جس کے بعد مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ میں نے بہت دعائیں کیں تو رؤیا میں دیکھا کہ میں ہری بھری فصلوں میں بیٹھی ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسمان سے نزول فرماتے ہیں اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں۔

اس رؤیا کے بعد میری مکمل طور پر تشفی ہو گئی اور میں نے 2013ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام میں بیعت کر لی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

..................**(باقی آئندہ)**

عیدالفطر اور شوّال کے روزوں

سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات سے انتخاب

مرتّبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان المبارک کے آخری ایّام سے گزر رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے بعد عید یعنی عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ عید کیوں منائی جاتی ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ نیز رمضان المبارک کے بعد شوّال کے روزوں کی کیا اہمیت ہے؟ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منتخب فرمودات ہدیۂ قارئین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی عید منانے اور شوّال کے روزے رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

....

اسلام میں عید کا تصور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عیدالفطر 2003ء میں فرمایا:

’’ دنیا میں ہر قوم اپنے تہوار مناتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں کسی نہ کسی طریقے سے عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب حسب توفیق اچھے کپڑے پہنتے ہیں، اچھے کھانے کھاتے ہیں، ایک دوسرے کی دعوتیں بھی کرتے ہیں، مجلسیں بھی لگاتے ہیں۔ شور شرابے بھی کر رہے ہوتے ہیں۔......اور خوشی کا اظہار شرابیں پی کر، ناچ گانے گا کر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اور کاموں میں بھی اور ملکوں میں بھی یہی حال ہے۔ اس لئے کہ ان کی مذہبی تعلیمات بگڑ گئی ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ خوشی کا اظہار کس طرح کرنا ہے ......لیکن یہ بہرحال ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ اسلام نے جو چیزیں مقرر کی ہیں یہ شور شرابے اور ناچ گانے اور اپنے ہوش وحواس سے باہر ہونے کے لئے نہیں کیں۔ اچھے کپڑے پہننا، اچھے کھانے کھانا یا خوشیاں منانا تو شادی بیاہوں یا دوسرے فنکشنز پر بھی ہوتا ہے اور جو صاحب استطاعت ہیں وہ جب چاہیں یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ **اسلام میں عیدوں کا تصوّر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو قربانیاں کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے انعام کے طور پر تمہارے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اور یہ صرف دنیاوی ہاؤہُو کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مدنظر رکھنا ہوگا اور مدّنظر رکھنا چاہئے۔** اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ میرے بندوں نے اتنا لمبا عرصہ جو یہ تیس دن کی قربانی جو لمبی سے لمبی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر لاگو کی ہے۔ اس میں ہر جائز چیز کو بھی اس کی خاطر چھوڑنا ہوتا ہے۔ **تو جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کے مومن بندے نے اتنے دن نہ صرف میری عبادت کی بلکہ میری خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑا، میرے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بدلے میں یہ خوشی کا، عید کا دن دکھایا ہے۔** لیکن ساتھ ہی یہ بھی توجہ دلا دی کہ ان تیس یا انتیس دنوں میں تم نے جو اچھی عادتیں پیدا کر لی ہیں اس کا پہلا امتحان تو یہ ہے کہ آج کے دن بھی تم نے میری عبادات کو بھول نہیں جانا بلکہ مسجدوں کو اسی طرح آباد رہنا چاہئے جیسے رمضان کے مہینہ میں تھیں۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر فرمودہ 26؍نومبر 2003ء)

....

رمضان اور عید ہمیں کیا سبق دیتے ہیں؟

فرمایا: ’’رمضان اور اس کے بعد عید یہ سبق دیتے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کی ہر حرکت اور سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 04؍نومبر 2005ء)

....

حقیقی عید

فرمایا: ’’حقیقی عید کا تصور اکثر کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ تمام مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں حاصل ہو جائیں۔ بیشک یہ بھی عید ہے۔ ایک مومن کے دل میں دائمی خوشیوں کا خیال جب آتا ہے تو اس سوچ کے ساتھ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو حاصل کرنے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ لیکن ان دائمی خوشیوں کے حصول کے لئے عید کو مستقل عید بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ہر عید دائمی خوشیوں کا خیال آنے سے یا وقتی طور پر یہ دعا کرنے سے کہ دائمی عید ہو جائے، دائمی عید نہیں بنتی‘‘۔

(خطبہ عیدالفطر 30؍جولائی 2014ء)

....

فرمایا: ’’حقیقی عید کے لئے تو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی ضرورت ہے، اُن صفات کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو کامل الایمان بناتی ہیں، حقیقی عید کا وارث بناتی ہیں۔ اُس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل بھی کہا تھا سارا سال قرآنِ کریم کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ منہ سے ایمان کے دعوے کو عمل سے ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔......اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 10؍اگست 2013ء)

....

’’ رمضان کے بعد کی عید جو عید الفطر کہلاتی ہے یا بڑی عید جو قربانی کی عید کہلاتی ہے ایک عید یا دو عیدوں کی طرف نہیں بلا رہی بلکہ اُن عیدوں کی طرف بلا رہی ہے جو نہ ختم ہونے والی عیدیں ہیں اور یہ عیدیں مستقل مزاجی اور استقامت دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کا ہو جانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں قربانی اور ایثار کے تسلسل سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے حاصل ہوتی ہیں، یہ عیدیں اپنے نوافل کے ذریعے اپنے فرائض کو سجانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں مخالفین کی ہر قسم کی کوشش کے باوجود اپنے عہدوں کو نبھانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عیدیں شیطانی وساوس اور دنیاوی لالچوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ عید کی خوشیاں مسلسل اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

(خطبہ عیدالفطر 01؍ستمبر 2011ء)

....

نہ ختم ہونے والا انعام

’’ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ (حٰمٓ السجدۃ:9) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اجر وہ چیز ہے جو کسی کام کرنے کے بدلے میں دی جاتی ہے۔ جو مستقل مزاجی سے اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نیک کام کرتے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ بدلہ دیتا ہے اور ایسا بدلہ دیتا ہے، ایسا انعام دیتا ہے جو نہ ختم ہونے والا ہو۔ **اگر ایمان پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان نیکی کرتا ہے، کوئی عمل بھی کرتا ہے تو پھر ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور نہ ختم ہونے والا انعامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جس کو یہ مل جائے اُس کی اس سے بڑھ کر اور کیا عید ہو سکتی ہے۔‘‘**

(خطبہ عیدالفطر 10؍اگست 2013ء)

....

عید منانے کا طریق

فرمایا: ’’ہم نے......**عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تیس یا انتیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی، کم نہیں ہوگی اور اے اللہ! تیری عبادتوں کے مزے لُوٹ کر ہم نے جو اطمینان قلب حاصل کیا ہے اس کو ہم ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری تو صرف یہ دعا ہے کہ ہمیں اب ان باتوں پر قائم رکھ اور دوام بخش کیونکہ تیری مدد اور تیرے فضل کے بغیر تجھے پانا بھی ممکن نہیں۔ اے خدا تُو ہماری روحانیت کو محض اور محض اپنے فضل سے اس معیار تک لے جا کہ جہاں ہمیں تیرا یہ پیغام ملے کہ اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنّت میں داخل ہو جا۔ اے خدا! اس معیار کا اطمینان ہمیں نصیب کر۔** تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری رمضان کی قربانی قبول ہوئی اور ہمیں عید کی حقیقی خوشی بھی میسر آ گئی۔......**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عیدوں کو کس طرح مناؤ۔ فرمایا اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تکبیر و تہلیل اور حمد و ثنا کرتے ہوئے اور خدا کی تقدیس ظاہر کرتے ہوئے اپنی عیدوں کو زینت بخشو۔‘‘**

(خطبہ عیدالفطر فرمودہ 26؍نومبر 2003ء)

....

عبادتوں اور نیکیوں کا اثر تازہ رکھیں!

فرمایا: ’’رمضان کے بعد ہر ایک کے دل میں تازہ تازہ عبادتوں اور نیکیوں کا اثر قائم ہے اس کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں۔ نمازوں میں، تلاوت قرآن کریم میں، اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں۔ کیونکہ بڑی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ اپنے ذمّہ کسی کا حق نہ رہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہونا چاہئے کہ صرف اپنے غموں کو ہی نہ روتے رہیں، اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہی نہ روتے رہیں، بلکہ دوسروں کے غموں، دکھوں اور تکلیفوں کو بھی محسوس کریں۔ جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روزِ عید ہو گا۔‘‘ (خطبہ عید الفطر 04؍نومبر 2005ء)

....

ہمسایوں کو عید کے تحفے بھجوائیں

فرمایا: ’’اگر......ہمسایوں کو عید کے حوالے سے تحفے وغیرہ بھجوائے جائیں، چاہے چھوٹی سی کوئی چیز ہو، چاہے مٹھائی وغیرہ یا کچھ اس قسم کی چیز۔ اور پھر اس طرح تعارف بڑھائیں اور ذاتی تعلق قائم ہوں تو دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہوں گے۔‘‘ (خطبہ عیدالفطر 04؍نومبر 2005ء)

....

شوّال کے روزوں کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شوّال کے روزوں کے متعلق فرماتے ہیں:

’’یہ جو رمضان کے بعد کے دن ہیں، یہ مہینہ جو شوال کا مہینہ کہلاتا ہے اس کی بھی اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں عموماً شروع کے چھ دن روزے رکھا کرتے تھے اور یوں رمضان کے روزے ملا کر پینتیس یا چھتیس روزے پورے سال کے قائمقام روزے بن جاتے ہیں۔ گویا یہ نفلی روزے بھی اللہ کی مغفرت اور رحمت کے کھینچنے کا ذریعہ ہیں اور سنت ہیں۔ ان دنوں میں بھی بہت سے احمدی روزے رکھتے ہیں۔ تو خاص طور پر جماعت کے لئے بھی دعاؤں پر بہت زور دیں اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو جذب کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے کہ نوافل سے مومن میرا مقرب ہو جاتا ہے۔ ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں تا کہ فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جاوے۔ لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے‘‘۔ یعنی کسی سے قرض لیا ہے تو جب قرض کی واپسی کرنی ہے تو ساتھ کچھ زائد بھی دو۔ ’’کیونکہ اس نے مروّت کی ہے‘‘۔ قرض دینے والے نے مروت کی تھی۔

فرمایا: ’’نوافل مُتمِّم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلّل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ میں ایام بیض کے روزے، شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔ پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر مَیں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 437 جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27؍اکتوبر 2006ء)

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔

عاجزی اختیار کرنے اور تکبّر سے بچنے کے لئے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تاکیدی نصائح

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔ شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے

یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ عبادتیں جب ہم اس مہینے میں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔ حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔ علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔

آیت قرآنی کے حوالہ سے مختلف معاشرتی حقوق کی تفصیل اور ان کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کی تاکید

رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش قادیان اور مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26/جون 2015ء بمطابق 26 احسان 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیۂ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔ جب آپ نے فرمایا کہ قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ صرف باتوں تک ہی نہ رہو۔ یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو۔ اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھ سکو۔ بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیشہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہو تو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ (البقرۃ:187)۔ میرے حکموں کو قبول کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے؟ یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔ پس رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں اس وقت مَیں ان میں سے بعض باتیں پیش کرتا ہوں جو جہاں ہمارے نفس کے تزکیہ میں کردار ادا کرتے ہیں وہاں معاشرے میں پیار، محبت اور امن کی فضا پیدا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (الفرقان:64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں۔ نرمی سے، وقار سے چلتے ہیں۔ تکبّر نہیں کرتے۔ اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے، آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ زمانہ کہ جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور شیطان کے پنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اَنا اور خود پسندی اور تکبر اور فتنہ وفساد نے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں پھینکا ہوا تھا۔ اس وقت انسان کو اعلیٰ اخلاق اور عاجزی اور انکساری کا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درس دیا بلکہ ایسے انسان پیدا ہو گئے جو اس آیت کی عملی تصویر تھے۔ آج بھی دنیا کی یہی حالت ہے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیج کر آپ کو ایسے عباد الرحمٰن لوگوں کی جماعت بنانے پر مامور کیا ہے۔ پس آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کو اس معیار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

عباد الرحمان کے بارے میں جیسا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا۔ کہ زمین پر آرام، سے وقار سے، عاجزی اور تکبر کے بغیر چلتے ہیں۔ پس ایک حقیقی عبدرحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو، وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ ان کا یہ وقار اور عاجزی جاہلوں کے غلط عمل اور فساد پیدا کرنے کی کوشش پر ان سے یہ جواب کہلواتا ہے کہ سَلَامًا۔ تم ہمارے سے جھگڑے اور فساد کرتے ہو لیکن ہم تمہارے سے جھگڑنے کی بجائے تمہارے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتے ہیں اور خاص طور پر جب اختیار ہاتھ میں ہو، طاقت ہو اور پھر انسان جب ایسا رویّہ دکھائے تو یہ ایسا بلند خُلق ہے جو بندے کو حقیقی عبد بناتا ہے۔ یعنی جب انسان رحمان کا بندہ بننے کے لئے یہ خُلق دکھا رہا ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دکھا رہا ہو تو پھر ایسے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور یہ لوگ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ وہ پاک نفس ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت اس دنیا میں قائم کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔ شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنا دے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور سب سے بڑھ کر اس تعلیم کے ساتھ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تا کہ دنیا کو حقیقی عبدرحمان بننے کے اسلوب سکھائیں، تا کہ دنیا میں رہنے والے انسانوں کو یہ بتائیں کہ ابدی جنت کا ادراک پیدا کرنا ہے اور اسے حاصل کرنا ہے تو پہلے اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھال کر اس دنیا کو بھی جنت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر:30-31)۔ یعنی آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا اور آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پس رمضان جس میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل شہر رمضان حدیث نمبر 682) اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کے قریب تر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی بڑھ کر جزا دیتا ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو، ہر احمدی کو جو حقیقی مسلمان ہے جس نے عبدرحمان بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے اپنے جائزے لیتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے، تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں، اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اپنا اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرما کے دکھایا اور مختلف مواقع پر نصائح بھی فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا...... حدیث نمبر 7210)

اس معیار کو جانچنے کے لئے کوئی بیرونی آلہ یا طریقہ نہیں ہے۔ ہر ایک شخص اگر وہ حقیقت میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنا محاسبہ خود ہی کرنا چاہئے۔ وہی صحیح بتا سکتا ہے کہ کیا ہم فخر سے بالکل پاک ہیں؟ ہمیں اپنے کسی اعلیٰ خاندان ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی مالی حالت دوسروں سے بہتر ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اولاد کے تعلیم یافتہ ہونے پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی علمی قابلیت پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی کسی نیکی پر فخر تو نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 760 حدیث رجل من اصحاب النبی حدیث 23885 مطبوعہ بیروت 1998ء)

یہ اس کے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں ہے۔ اصل بنیاد تقویٰ ہے اور جس میں تقویٰ ہو اس کے ذہن میں کبھی کسی قسم کا فخر آ ہی نہیں سکتا۔ بعض دفعہ علم کا فخر اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ انسان پھر دین سے بھی دور ہٹ جاتا ہے۔ دیکھیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی کی کیا انتہا تھی جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ اعلان فرماتے ہیں کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ یہ ایک ایسا بڑا اعزاز ہے جو صرف اور صرف ہمارے آقا کو حاصل ہے۔ لیکن اس بلندی کو پانے کے بعد کہ جس بلندی تک دوسرا کوئی پہنچ نہیں سکتا ہمارے آقا ایک اور بلندی کی معراج کا اعلان کرتے ہوئے ان الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں وَلَا فَخْرَ۔ اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ حدیث 4308)

معاشرے کے فساد کو ختم کرنے کے لئے امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کے لئے آپ کے عظیم اُسوہ کی ایک اور مثال دیتا ہوں۔

ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مسلمان نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دلآزاری ہوئی ہے۔ تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔ (صحیح بخاری کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ ...... حدیث 2411)۔ یہ ہے وہ عظیم اُسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔

پس یہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو اس امن، آشتی اور صلح کے بادشاہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اُسوہ ہے اور سبق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم اور بربریت کی وارداتیں کر رہے ہیں۔ لیکن ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس وقت اس عملی دنیا میں ان الزام لگانے والوں کے الزاموں کو ردّ کرنے کی ذمہ داری ہمارے سپرد ہے۔ اگر ہمارا دعویٰ حقیقی مسلمان ہونے کا ہے تو اس حقیقی تعلیم کا نمونہ بھی ہمیں بننے کی کوشش کرنی چاہئے جس کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی وہاں ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے والے بن کر دنیا کے رہبر بن سکیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے لئے اس طرح عاجزی اختیار کی اور یہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو زمین پہ لگا دیا، تو اس کو مَیں اتنا بلند کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنا بلند کروں گا۔ اور یہ بیان کرتے ہوئے آپ نے اپنی ہتھیلی کو اونچا کیا اور بہت اونچا کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 170 مسند عمر بن الخطابؓ حدیث 309 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس جو خدا تعالیٰ کی خاطر عاجزی دکھائے، جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تکبر سے نفرت کرے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر معاشرے سے نفرتوں کے بیج ختم کرنے کی کوشش کرے تا کہ امن اور سلامتی قائم ہو اسے خدا تعالیٰ وہ بلندیاں عطا فرماتا ہے جو انسان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہیں۔ یہ دن ہمیں خدا

تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائیوں سے جھگڑوں کو ختم کر کے جن کی بنیاد اکثر انا اور تکبر ہی ہوتی ہے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ مخالفین کی باتوں پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کا فساد بھی ختم ہو۔ ہم امن اور سلامتی اور محبت کو دنیا میں قائم کرنے کی باتیں تو بہت کرتے ہیں لیکن حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم خود اس معاملے میں ملوث ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دے کر اس امن اور پیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں جس کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔...... ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ...... کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو'' (یعنی خدا سے کرو۔ جس قدر دنیا میں انسان کسی سے محبت کر سکتا ہے یا محبت ممکن ہے تم اس سے کرو) ''اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''۔
(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403-402)

پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں ایک کوشش کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا''۔ (پس یہ سچا تعلق ضروری شرط ہے۔) ''خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے''۔ (صرف ذاتی خواہشات نہ ہوں اور کوئی مقصد نہ ہو کہ مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بلکہ فرمایا کہ) ''اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے''۔ (نفسانی خواہش پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔) ''جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:3-4) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزّت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 302-301۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا''۔ (آپ فرماتے ہیں:) ''کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام   جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیرا اپنی کم ذات...... پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیا چیز ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو، تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا''۔ (پس آنکھیں رکھنا شرط ہے۔ اپنے اندر کا جائزہ لینا شرط ہے۔ اپنے آپ کو پہچاننا شرط ہے۔ پھر کوئی فخر نہیں پیدا ہو سکتا۔ فرمایا کہ) ''انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا''۔
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 437 تا 438۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا میں خدا کی بادشاہت اس کے دین کو پھیلا کر قائم کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے تو پھر اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کو بھی ایسا بنانا چاہئے کہ پہلے خود خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ تکبر وغیرہ ہے اور اپنی حالت کی طرف جائزہ نہیں لے رہے اور کسی بھی طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو، کسی بھی قسم کا تکبر تمہارے اندر پایا جاتا ہے تو وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء:37) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شرک سے روکنے کے بعد بعض حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ پس ان دنوں میں ان حقوق کی ادائیگی بھی ایک مومن کا فرض ہے اور اصل میں یہ حقوق کی ادائیگی تو ہمیشہ کے لئے ہے جو انسان کو کرنی چاہئے۔ لیکن یہ مہینہ ایسا ہے جس میں ہم عادت ڈال سکتے ہیں۔ اگر یہ ادائیگی نہیں تو صرف عبادتیں مومن کو ان تمام مقاصد کا حامل نہیں بناتیں جو رمضان کا مقصد ہے۔ ان دنوں میں اگر عادت پڑ جائے تو اصل مقصد یہ ہے کہ یہ پاک تبدیلیاں جو ہم پیدا کریں ان کو زندگی کا حصہ بھی بنائیں۔ ایک تو عبادتیں ہیں اور جب ہم اس مہینے میں عبادتیں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔ پھر حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے حقوق کے لئے، غریبوں مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔
(صحیح البخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان 1902)

عام حالات میں بھی آپ کی سخاوت کا معیار اس قدر بلند تھا کہ کوئی دوسرا اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا تو پھر رمضان میں اس سخاوت کی مثال دینے کے لئے تیز آندھی کی جو مثال دی گئی ہے اس سے بہتر کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ بہر حال یہ ضرورتمندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کا آپ نے اعلیٰ ترین اُسوہ قائم فرمایا جو مالی مدد کی صورت میں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے جذبات کا خیال رکھنا، ان کے احساسات کا خیال رکھنا، ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا یہ چیزیں بھی ساتھ ہیں۔ اور پھر آپ نے مومنین کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ گو کہ یہ حکم سارے سال کے لئے ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا کہ رمضان میں نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے یا ہونی چاہئے اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر ان حقوق کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے اور ان دنوں کی نیکیوں کی عادت پھر مستقل نیکیاں بجا لانے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بنیادی مقصد عبادت کی طرف توجہ دلانے کے بعد کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبدِ رحمان کو بندوں کے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر یہ دونوں قسم کے حق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مومن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے اور اس کا حکم دیتا ہے جو عاجز ہو کر ایک مومن کو ادا کرنے چاہئیں۔ ان حقوق کی ادائیگی کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی بہت بڑی بڑائی ہے۔ حقوق کی ادائیگی بڑائی نہیں بلکہ ہر مومن کا فرض ہے اور ان حقوق کی ادائیگی سے ہی عبادتیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

جیسا کہ آیت میں واضح ہے ان حقوق میں والدین کے حقوق ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ یتیموں کے حقوق ہیں۔ مسکین لوگوں کے حقوق ہیں۔ رشتہ دار قریبی ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ غیر رشتہ دار ہمسایوں کے حقوق ہیں۔ مختلف موقعوں پر ساتھ رہنے والے اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حقوق ہیں۔ مسافروں کے بھی حقوق ہیں اور جو ہمارے زیرنگیں ہیں، جو ہمارے پر انحصار کرنے والے ہیں ان کے بھی حقوق ہیں۔ گویا کہ اس ایک آیت میں تمام انسانیت کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احاطہ کر کے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلا دی بلکہ حکم دے دیا۔

والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں اور جگہ بھی ذکر ہے۔ بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے اور یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں اس بارے میں اگر خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حق ادا کریں، سسرالیوں کے حق ادا کرتے رہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ اپنے رِحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو تو گھروں کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں اور پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے۔ بہت سارے معاملات آتے ہیں جن جن گھروں میں ایسی ناچاقیاں ہیں انہیں ان دنوں میں خاص طور پر غور کرنا چاہئے اور بجائے ضد اور اَنا کے اپنے گھروں کو بسانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یتیموں کی خبر گیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ ان کو معاشرے کا کارآمد حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان کے حق کی ادائیگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت دی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم حدیث 2983)۔ یعنی ہمارا بہت قریب کا ساتھ ہوگا۔

پس اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔ پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔ علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔ جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رشتہ دار اور قریبی ہمسایوں کے حقوق ادا کرو۔ پس اس میں وہ ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جو قریبی رشتہ دار ہیں، جو قریب رہنے والے ہیں اور وہ بھی جن کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ایسے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو جن کو تم اچھی طرح جانتے نہیں۔ ان میں وہ ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جو ہمارے قریبی ہمسائے نہیں، دُور کے ہمسائے ہیں اور وہ ضرورتمند ہمسائے بھی آ جاتے ہیں جن کے تمہارے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو محبت اور پیار کو پھیلاتی ہے۔ صلح اور آشتی کی بنیاد ڈالتی ہے۔ ماحول میں امن اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔ پھر ہم جلیسوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہے۔ ان الفاظ میں حقوق کی ادائیگی کو میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر بھی حاوی کر دیا اور اپنے دوستوں، ساتھیوں، ساتھ کام کرنے والوں پر بھی پھیلا دیا اور افسروں اور ماتحتوں کا بھی اس میں احاطہ کر لیا۔ پھر وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ کہہ کر ہر قسم کے ماتحتوں اور زیرنگیں افراد کے حق کی طرف توجہ دلا دی اور یہ سارے حقوق ادا کر کے فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تمہارے میں تکبر اور فخر پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

پس دنیا میں امن قائم کرنے، سلامتی پھیلانے اور ہر قسم کے طبقے کے حقوق قائم کرنے کے لئے یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔ پس یہ دن جو ہمیں میسر آئے ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے دن ہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود ان دنوں میں ہمارے قریب آ گیا ہے اور ان لوگوں کو نوازنا چاہتا ہے جو اس کے بھی حق ادا کریں، جو عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کے بندوں کا بھی حق ادا کریں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہمیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے ان تمام قسم کے حقوق کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجا لانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ ......تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12 تا 13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے ایک جگہ فرمایا: ’’جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ 91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادتوں کے ساتھ تمام دوسرے حقوق جو حقوق العباد ہیں وہ بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں رحمان خدا کے بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو اس رمضان میں پہلے سے بڑھ کر پانے والے ہوں اور پھر مستقل زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش کالا افغاناں قادیان کا ہے جو 4/جون 2015ء کو چند دنوں کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے درویشی کا دور بہت صبر اور شکر سے گزارا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے سلسلہ کی خدمت سے ریٹائر چکے ہیں۔ دوسرے بیٹے خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ آپ کی بیٹی ربوہ میں مقیم ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا ہے جو 18/مئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مڈل تک اپنے آبائی گاؤں بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قادیان چلے گئے اور جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کیا۔ 1939ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود نے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کو دہلی کے ایک مشہور مدرسہ میں فقہ اور حدیث میں تدریس کی ٹریننگ کے لئے بھجوا دیا۔ اس کے بعد دیوبند، سہارنپور اور لاہور سے بھی فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ پارٹیشن سے قبل آپ کو کچھ عرصہ تک دفتر امور عامہ اور پھر دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق ملی۔ پاکستان میں جامعہ احمدیہ قائم کیا گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اس میں استاد مقرر فرمایا جہاں چالیس سال تک آپ کو فقہ اور حدیث کے مضامین پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب ’’بدایۃ المجتہد‘‘ کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ کیا جو ’’ہدایۃ المقتصد‘‘ کے نام سے جماعت کی طرف سے شائع ہوا۔ اسی طرح آپ کو دارالقضاء ربوہ میں قاضی اور ایک سال ناظم دارالقضاء کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔ آپ دعا گو، منکسر المزاج اور دھیمی طبیعت والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے بیسیوں شاگرد اکناف عالم میں مختلف اعلیٰ حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے، مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

☆......☆......☆

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 9

آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی وہ خوش نصیب جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موعود ہدایت یافتہ آسمانی امامت اور منہاج نبوت پر اللہ تعالیٰ کی قائم فرمودہ خلافتِ حقّہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اسلام کے زندہ خدا کی عظیم الشان تجلّیات اور اس کی قدرتوں اور رحمتوں کے نشانات کی مورد اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی مستجاب دعاؤں کے فیض سے فیضیافتہ اور ان کی شاہد ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدس خلفاء کرام اپنے متبعین اور مخلص و وفادار خدّامِ دین کی تکالیف اور مشکلات اور پریشانیوں کا علم ہونے پر کس طرح بے چین اور مضطرب ہوتے اور ان کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہوئے سچی ہمدردی اور غمخواری کے گہرے جذبات کے تحت اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے اور ان کی فلاح و بہبود اور پریشانیوں سے نجات اور بھلائی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور پھر کس طرح ان کی متضرعانہ دعائیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچ لانے کا موجب بنتی ہیں اس کی سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں نہایت ایمان افروز اور روح پرور مثالیں اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس جگہ نمونۃً صرف چند ایک واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہم جو خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ ہیں کس قدر سعید بخت ہیں کہ ہمیں ایسی محبت کرنے والی، ایسی دعائیں کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے مؤیّد و منصور امامت نصیب ہے۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور ہم پر اس کا شکر اور اس سے محبت و اخلاص کا تعلق رکھتے ہوئے اس کی اطاعت واجب ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِھٰذَا۔

....

مِری دعائیں تمہاری دولت

❋......حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص، وفادار، محبّ اور جانثار صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی آخری علالت کے دوران حضور علیہ السلام کس قدر اضطراب کے ساتھ ان کے لئے فکرمند اور دعاگو تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تحریر کرتے ہیں:

''**حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی تو اس کی خبر کے سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے آپ کو صدمہ محسوس ہوا اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔** پھر آپ اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعا میں مشغول ہوگئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ وہ چاہے تو مردہ میں جان ڈال دے اس کو سب قدرت ہے۔ ...... میں اس بات کا شاہد ہوں اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں کہ ادھر حضرت مسیح موعود نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہوگئی جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا۔ اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ ان کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہے''۔

باوجودیکہ ان دنوں حضور علیہ السلام کی اپنی طبیعت بھی ناساز تھی اور دوران سر کی بیماری کی شکایت تھی لیکن آپ ساری ساری رات حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے لئے دعاؤں میں مصروف رہے۔

❋......حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں:

''**یہ ہمدردی اور یہ ایثار ہر شخص میں نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور ماموروں کی ہی یہ شان ہے کہ اپنی تکالیف کو بھی دوسروں کی خاطر بھول جاتے ہیں بلکہ قریب موت پہنچ جاتے ہیں۔** حضرت اقدس نصف شب سے آخر شب تک مصروف دعا رہے۔ اس عرصہ میں مولوی صاحب ممدوح کے دروازہ پر آن کر حال بھی پوچھا۔ **ساری دنیا سوتی تھی مگر یہ خدا کا جری جاگتا تھا۔ اپنے لئے نہیں، اپنی اولاد کے لئے نہیں، اپنے کسی ذاتی مقصد اور اغراض کے لئے نہیں۔ صرف اس لئے کہ تا رحیم و کریم مولیٰ کے حضور اپنے ایک مخلص کی شفا کے لئے دعا کرے۔**

غرض حضرت کئی رات بالکل نہیں سوئے جس سے طبیعت گو بہت مضمحل ہوگئی مگر اس اضمحلال نے آپ کو تھکایا نہیں۔ ایک دن فرماتے تھے میں نے بہت دعا کی ہے اس قدر دعا کی ہے اگر تقدیر مبرم نہیں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگی۔ پھر فرمایا کہ **مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر مَیں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔** نہ خود دعاؤں میں مصروف رہے بلکہ بعض خدّام کو بلا کر کہا کہ تم ساری رات دعائیں کرو اور اس طرح پر اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں الفاظ نہیں لا سکتا جو اس نقشہ کو دکھاؤں۔ اور کیونکر دکھاؤں مصوّر کا قلم بھی نہیں دکھا سکتا کہ آپ دعاؤں کی قبولیت پر کیسا ایمان رکھتے ہیں اور اس کو کیسی اکسیر اپنے تجربے سے مانتے ہیں۔

فرمایا: میں نے ہر چند چاہا کہ دو چار منٹ کے لئے ہی سو جاؤں مگر میں نہیں جانتا کہ نیند کہاں چلی گئی۔ یہ باتیں ایک روز آپ نے صبح کو بیان فرمائیں۔ بعض خدام نے عرض کی حضور اس وقت جا کر آرام کرلیں۔

فرمایا: اپنے اختیار میں تو نہیں۔ مَیں کیونکر آرام کر سکتا ہوں جبکہ میرے دروازہ پر ہائے ہائے کی آواز آتی ہے۔ میں تو اس قلق اور کرب کو جو مولوی صاحب کو ہوٗا دیکھ بھی نہیں سکتا...... غرض آپ کو بہت درد و کرب ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت مخدوم الملّت کو تو جو درد اور تکلیف ہے وہ ہے ہی لیکن حضرت خلیفۃ اللہ کو اس سے کہیں زیادہ اور کہیں بڑھ کر اس کا درد ہے۔ اس سے پہلے کئی مرتبہ فرمایا کہ **دعا ہو نہیں سکتی جب تک دوسرے کے دکھ اور درد کو میں اپنے اوپر نہ لے لوں۔** وہ نظارہ اب دیکھا گیا۔

غرض مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت کے ایام میں جہاں بہت سے نشانات اعجازی احیاء کے کرشمے ہم نے دیکھے وہاں اس رقّت قلب کا بھی مشاہدہ کیا جو حضرت مسیح موعودؑ میں تھی''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 191 تا 193 مطبوعہ ربوہ)

....

مَیں بارہ بجے تک سجدہ میں رہا

حضرت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ حضرت حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے۔ آپ مفتی صاحب کے پھوپھا تھے اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشورہ اور اجازت سے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ حضرت مفتی فضل الرحمان صاحبؓ سے طے کیا تھا۔ یہ سارا گھرانہ ہی حضور علیہ السلام سے بہت اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتا تھا۔ حضرت مفتی صاحب ایک دفعہ بہت سخت بیمار ہوئے۔ اس موقعہ پر حضور علیہ السلام کی اپنے اس خادم کی صحتیابی کے لئے فکرمندی اور دعا اور اس کے نتیجہ میں غیر معمولی شفا کا واقعہ بھی نہایت ایمان افروز ہے۔

❋......حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''1898ء میں مجھے تپ محرقہ ہوا۔ پندرہویں دن عشاء کے وقت حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ مجھے اس وقت سرسام تھا۔ مکان سے باہر نکل کر مولوی قطب الدین صاحب کو فرمایا کہ آج اس کی حالت بہت نازک ہے، بچنا مشکل نظر آتا ہے۔ پردہ کے پیچھے میری خوشدامنہ سن رہی تھیں۔ وہ اسی وقت حضرت صاحب کے پاس دوڑی گئیں اور جا کر عرض کی کہ آپ کچھ توجہ کریں فضل الرحمٰن کی حالت بہت خراب ہے۔ آپ کسی کتاب کے لکھنے میں مصروف تھے۔ فرمایا: میں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں۔ میں نے مولوی صاحب کو تاکید کردی ہے کہ بہت توجہ کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مولوی صاحب تو تقریباً آج مایوسی کے لفظ بول گئے ہیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے اس مضمون کو رکھ دیا اور فرمایا کہ **میں نے ابھی اس سے بہت کام لینے ہیں۔ تم جاؤ میں ابھی اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔** چنانچہ وہ گھر واپس چلی آئیں۔ رات کے بارہ بجے مجھے ایک خون کا اسہال آیا۔ اس کے بعد دوسرا اور اس کے ساتھ میری آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے بعد تیسرا آیا۔ صبح کے وقت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری میرے پاس آئے اور کہا کہ نماز صبح کے بعد حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ **رات جس وقت مجھے یہ اطلاع ملی فضل الرحمٰن کی حالت خطرہ میں ہے تو مجھے دعا کی طرف توجہ ہوئی اور مَیں بارہ بجے تک سجدہ میں رہا۔ مجھے بتلایا گیا کہ ''شفا ہوگئی''** نہ معلوم اس کے کیا معنی؟ کوئی شخص جاوے اور خبر لے آوے۔ اس لئے مَیں آیا ہوں''۔

(سیرت احمد مصنفہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ۔ صفحہ 166۔167)

....

❋......حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کی بیماری اور شفا کا واقعہ بھی ایک غیر معمولی شان رکھتا ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے متبعین و مریدین کی تکلیفوں کا کس قدر احساس کرتے تھے۔

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 1907ء میں آپ کے ہاں دوسرا لڑکا عبدالحفیظ تولّد ہوا۔ یہ سردی کے ایام تھے اور ان دنوں میں بہت زچہ عورتیں کزاز (Tetnus) یعنی تشنج کی مرض سے مر رہی تھیں۔ زچہ کے لئے یہ مرض بہت خطرناک ہوتی ہے۔ سینکڑوں میں سے کوئی ایک بچتی ہوگی۔

آپ فرماتے ہیں: ''میری بیوی کو بچہ تولّد ہونے کے ساتویں دن مغرب کے قریب اس کے آثار معلوم ہوئے۔ چونکہ ان دنوں میں یہ وبا تھی۔ اس لئے اس کی طرف بہت توجہ ہوگئی۔ مَیں مغرب کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں دوڑا گیا۔ اور ان سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: یہ تو بڑی خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔ تم فوراً اس کو دس رتی ہینگ دے دو۔ اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجھے اطلاع دو۔ میں عشاء کے بعد پھر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہوگئی ہے۔ فرمایا دس رتی کونین دے دو۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد پھر مجھے اطلاع دو۔ **اور یہ نہ سمجھنا کہ مَیں سو گیا ہوں۔ بے تکلف مردانہ سیڑھیوں سے آواز دو۔** ایک گھنٹہ بعد مَیں پھر گیا اور عرض کیا کہ کوئی افاقہ نہیں ہے۔ فرمایا دس رتی مُشک دے دو۔ میں نے عرض کیا اس وقت مُشک کہاں سے لاؤں۔ حضور ایک مٹھی بھر کر مُشک کی لے آئے۔ فرمایا یہ دس رتی ہوگی۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ زیادہ ہے۔ فرمایا: لے جاؤ پھر کام آوے گا۔ میں نے وہ لے لی اور دس رتی مریضہ کو دے دی۔ ایک گھنٹہ بعد پھر گیا۔ اور عرض کیا کہ مرض میں بہت اضافہ ہوگیا۔ فرمایا دس تولہ کسٹرائیل دے دو۔ میں نے آکر دس تولہ کسٹرائیل دے دیا۔ اس کے بعد اس کو بہت سخت قے ہوئی۔ اور قے اس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ قے کے بعد اس کا سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھنچ گئی۔ آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور زبان بند ہوگئی۔ مَیں پھر بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا۔ حضور نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا۔ اور فرمایا کیوں خیر ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اب تو حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔ سانس اکھڑ گیا ہے۔ گردن کھنچ گئی۔ آنکھوں میں روشنی نہیں۔ زبان بند ہوگئی ہے۔ فرمایا: ''**دنیا کے جتنے ہتھیار تھے وہ تو ہم نے چلا لئے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا ہے۔ تم جاؤ میں دعا سے اس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہوگی۔**''

حضرت مفتی صاحب کا ایمان دیکھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اب تجھے کیا فکر ہے اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ''اس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ میں گھر آیا اور مریضہ کو اسی حالت میں چھوڑ کر دوسرے کمرے میں چارپائی لے کر سو رہا۔ صبح کو کسی برتن کی آہٹ سے میری آنکھ کھلی۔ جب میں نے دیکھا تو میری پائینتی کی طرف میری بیوی کچھ برتن درست کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔ کہا آپ تو سو رہے اور مجھے دو گھنٹہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل کردیا''۔

(سیرت احمد۔ مصنفہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ۔ صفحہ 170 تا 172)

....

حضور علیہ السلام نے مریضہ کی شفا کے لئے جہاں تک ظاہری تدابیر کا تعلق تھا تمام ممکنہ تدابیر بھی فرمائیں اور پھر فکرمندی کا ایسا اظہار کہ بار بار مریضہ کی صحت کے متعلق رپورٹ دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس ایک رات میں پانچ دفعہ حضرت مفتی صاحب آپ کے پاس گئے۔ مگر آپ نے کسی اکتاہٹ کا یا تنگی کا اظہار نہیں فرمایا اور پھر رات بھر دعا میں گزارا۔

....

ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک دروازہ پر کھڑے کھڑے ہی نہایت درد سے دعا میں مصروف رہے

❁......حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور چار لڑکے فوت ہو چکے تھے علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔فرمایا: میاں زین العابدین اب تک تم نے اطلاع کیوں نہ دی۔تم تو میاں بیوی چار سال جہنم میں پڑے رہے۔ مجھے فوراً اطلاع کرنی چاہئے تھی۔ پھر فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب کا علاج کرو بیماری انشاء اللہ ہٹ جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں اس قابل نہیں غریب آدمی ہوں مولوی صاحب کا علاج نہیں کرسکتا۔فرمایا کیا میرا علاج کرنا چاہتے ہو؟ عرض کیا۔ نہیں۔فرمایا پھر کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا حضور دعا فرماویں۔ حضرت صاحب دروازہ پر ہی کھڑے ہوگئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کی۔فرمایا آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضور نے دعا کی اور جتنا وقت دعا کرتے رہے۔ روتے رہے۔ آنسو آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتہ پر پڑتے رہے۔ میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور دل میں سوچنے لگا کہ کیوں میں نے حضور کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر حضور کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ خیر حضور نے دعا ختم کی۔ اور فرمایا **تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے** اور اٹھرا کی بیماری دور ہوگئی ہے اس حمل میں لڑکا ہوگا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ پھر فرمایا **کیا اب مجھے اندر جانے کی اجازت ہے۔**

......پھر حضور اندر تشریف لے گئے......دو چار سال کے بعد دریافت کیا کہ میاں زین العابدین! کیا اولاد ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو اولاد ہو رہی ہے اور حضور کی دعا کا ہی نتیجہ ہے۔ فرمایا ہم نے کب دعا کی تھی۔ ہمیں تو یاد نہیں۔ اس پر مَیں نے یاد دلایا۔''

سبحان اللہ! یہ بے لوث محبت، یہ شفقت، یہ ہمدردی و غمگساری اور اس کے ساتھ اس قدر انکساری یہ انبیاء و خلفاء اور اللہ والوں کی ہی شان ہے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ عنہ نے جب یہ روایت بیان کی آپ کہتے ہیں کہ'' خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں''۔

....

ایسے ایک نہ دو، بیس نہ سو، بلکہ ہزاروں واقعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ملتے ہیں اور سلسلہ کے لٹریچر میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔

حضور علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام کامل تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا تھے بلاشبہ آپ بھی مومنین کے لئے رؤوف و رحیم تھے۔ اور پھر آپ علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء کرام میں بھی ہمیں اسی رأفت و رحمت کی بیشمار مثالیں ملتی ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔ اور آپ کے خلفاء کی ہمدردی و غمخواری اور ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں حیرت انگیز خوارق اور نشانات مسلسل ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ دنیا بھر کے لئے خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ رحمتوں اور انعامات و احسانات کا ایک نہایت ہی مبارک الٰہی نظام ہے جس کے فیوض خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی منقطع ہونے والے نہیں۔

....

مَیں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا

❁......حضرت حکیم الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 دسمبر 1908ء کو اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور فضل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''چاہو تو یہ سمجھ لو کہ خدا کا فضل یہ کہ **ایک ایسا انسان تمہارا امام بنایا جو تڑپ تڑپ کے تمہارے لئے دعائیں کرتا ہے۔**''

(اخبار البدر 7 جنوری 1909ء)

آپؓ نے ایک حج کے موقع پر یہ دعا کی تھی: ''یا الٰہی! جب مضطر ہو کر کوئی دعا تجھ سے مانگوں تو اس کو قبول کرنا''۔ آپ کی یہ دعا اس شان سے منظور ہوئی کہ آپ کی زندگی اس کی قبولیت کے ثمرات سے بھری پڑی ہے۔

اس جگہ نمونۃً صرف ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپؓ بھی اپنے مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و اخلاق کے رنگ میں رنگین تھے اور اپنے مخلص مریدین کے دکھ درد میں شریک ہو کر نہایت ہی ہمدردی کے ساتھ ان کی بھلائی کے لئے دعا گو رہتے تھے۔

❁......حضرت چودھری حاکم دین صاحب قادیان کے بورڈنگ ہاؤس میں ایک معمولی ملازم تھے۔ آپ کے ہاں پہلے بچے کی ولادت کے وقت آپ کی اہلیہ زچگی کی شدید تکلیف میں مبتلا تھیں۔ آپ بے چین ہو کر **رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے** اور چوکیدار سے کہا کہ کیا مَیں اس وقت حضور سے مل سکتا ہوں؟ چوکیدار نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن حضور رضی اللہ عنہ ابھی جاگ رہے تھے۔ اندرون خانہ میں آپؓ نے آواز سن لی اور انہیں اندر بلا لیا۔ حضورؓ کے استفسار پر چودھری صاحب نے اہلیہ کی زچگی کی شدید تکلیف کا ذکر کیا تو حضورؓ نے ایک کھجور پر دعا پڑھ کر پھونکا اور انہیں دے کر **فرمایا: ''یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں''۔**

حضرت چودھری حاکم دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں وہ دعا پڑھی ہوئی کھجور لے کر آگیا اور اپنی بیوی کو کھلا دی۔ اس کھجور اور دعا نے معجزانہ اثر دکھایا اور تھوڑی دیر بعد بچی پیدا ہوگئی۔ حضرت حاکم دین صاحبؓ نے اس خیال سے کہ اب جبکہ رات بہت بیت چکی ہے دوبارہ حضور کو جا کر جگانا مناسب نہیں اس لئے وہ سو رہے اور آپ کو رات اطلاع نہ دی۔

آپ کہتے ہیں کہ جب صبح اذان کے وقت حاضر ہوا اور حال عرض کیا کہ کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہوگئی تھی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ **بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دیتے تو مَیں بھی آرام سے سو رہتا۔ مَیں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا''۔**

(ماخوذ از ''حیات نُور''۔ مصنفہ حضرت عبدالقادر صاحب (سوداگرمل)۔باب ہشتم صفحہ 642)

....

خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افرادِ جماعت اور غیروں میں فرق

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''**کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے؟** کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن **نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ لیکن اُن کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔**

کسی کا ایک اگر بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کرسکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں''۔

(برکاتِ خلافت۔انوار العلوم جلد 2 صفحہ 158۔مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

....

❁......حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ اس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے متعلق فرماتے ہیں:

''خدا کا سایہ سر پر ہونے کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کثرت سے دعائیں سنے گا۔ یہ علامت بھی اتنی بیّن اور واضح طور پر میرے اندر پائی جاتی ہے کہ **اس امر کی ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں مل سکتی ہیں کہ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں** وَذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

پھر یہ نہیں کہ میری دعاؤں کی قبولیت کے صرف احمدی گواہ ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں عیسائی، ہزاروں ہندو اور ہزاروں غیر احمدی بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کی مشکلات کو دور کیا۔ ''الفضل'' میں بھی ایسے بیسیوں خطوط وقتاً فوقتاً چھپتے رہتے ہیں کہ کس طرح مخالف حالات میں لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے لکھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی مشکلات کو دور کردیا۔ اس معاملہ میں بھی میں نے بار بار چیلنج دیا ہے کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ دعاؤں کی قبولیت کے سلسلہ میں ہی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے مگر کوئی مقابل پر نہیں آیا......اگر لوگ اِس معاملہ میں میری دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ بعض سخت مریض قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کرلیں اور پھر دیکھیں کہ کون ہے جس کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ کس کے مریض اچھے ہوتے ہیں اور کس کے مریض اچھے نہیں ہوتے۔''

(الموعود۔انوار الاسلام جلد 17 صفحہ 630-631)

....

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے منصبِ خلافت پر فائز ہوتے ہی اللہ تعالیٰ سے قبولیت دعا کا نشان مانگا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اپنے دَورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ پر فرمایا:

''میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور مَیں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے ربّ رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو ردّ نہیں کرے گا۔''

(خطابات ناصر جلد اوّل صفحہ 2)

چنانچہ آپ کا بابرکت دَورِ خلافت بھی اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی التجا کو بڑی شان سے قبول فرمایا اور ہزار ہا لوگوں نے آپ کی مستجاب دعاؤں کے شیریں ثمرات سے وافر حصّہ پایا۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ **اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزار ہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ کے ہیں۔''**

(الفضل 25 جون 1971ء)

....

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ادوار بھی قبولیت دعا کے غیر معمولی نشانوں سے معمور ہیں۔

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 2000ء میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کثرت سے ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے اس عاجز کی دعاؤں کو کثرت سے قبول ہوتے دیکھا ہے۔''

....

❁......خلفاء کرام افراد جماعت کے دکھوں اور تکلیفوں پر کس طرح مُضطرب ہو کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان کیفیات کا علم تو صرف انہیں ہے یا اللہ تعالیٰ کو تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذیل کے ارشاد سے کسی حد تک ان جذبات کا اور اس ہمدردی و محبت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جو خلیفہء وقت کے حسّاس دل میں اپنی جماعت کی بہبود کے لئے موجزن ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے خطبہ ٔجمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء میں فرمایا:

''خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ نا قابل یقین بات ہے۔ **یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔**

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں''۔

(خطبہ ٔجمعہ فرمودہ 6 جون 2014ء بمقام جرمنی)

....

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ جرمنی 2015ء۔ از صفحہ 2

ہے وہ یہ ہے کہ Wastes اتنے زیادہ Radioactive ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے Copper اور Steel کے Carnisters بہت جلدی گلنا شروع ہو جاتے ہیں اور Calculations سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ 250 سے 300 سال تک مکمل طور پر گل جائیں گے۔ جبکہ ان Wastes کی Radioactivity تقریباً 500 سے 1000 سال تک برقرار رہتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ Carnisters کے گلنے کے بعد Radioactivity ماحول میں داخل ہو جائے گی اور انسانی اور حیوانی زندگیوں کو متاثر کرنے لگے گی۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ Carnisters ایسے Material کے بنے ہوئے ہوں جو ان Wastes کو کم از کم 500 سال تک محفوظ رکھ سکیں۔

ہمارا ریسرچ گروپ Silicon Carbide پر ریسرچ کر رہا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس وقت سیلیکن کاربائڈ Carnister بنانے کے لئے بہترین Material ہے۔ اگر ہم اس کی خصوصیات پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ:

(i)......اس کی طاقت Copper اور Steel کی نسبت کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ اس میں Covalent Bond موجود ہے۔

(ii)......یہ زیادہ لمبے عرصہ تک Radioactivity کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ اس پر تیزاب یعنی Acid اور Base کا اثر نہیں ہوگا۔

(iii)......اس کے علاوہ اس میں کسی قسم کے خلا نہیں ہوتے لہٰذا گیسوں کا اخراج بھی ممکن نہیں ہے۔

(iv)......اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے اجزاء یعنی Sand اور Carbon ہر جگہ دستیاب ہوتے ہیں اور بہت کم قیمت میں مل جاتے ہیں۔ یعنی اس سے Carnister بنانے کا خرچ Copper یا Steel کی نسبت بہت کم ہے۔

ان ساری خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال ہے کہ سیلیکن کاربائڈ سے بنائے ہوئے Carnister زیادہ دیرپا اور پائیدار ہوں گے۔ لہٰذا ہم مختلف اقسام کے نیوکلیئر ری ایکٹرز کے مطابق سیلیکن کاربائڈ کے Carnisters تیار کر رہے ہیں۔

پیارے حضور! چونکہ ہر نیوکلیئر ری ایکٹر کے Waste کی شکل مختلف ہوتی ہے لہٰذا اس Waste کے لئے بنایا جانے والا Carnister بھی اس کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ بعض ری ایکٹرز کے Rods کی لمبائی بہت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا Carnisters بھی لمبے بنائے جاتے ہیں۔

پیارے حضور! خاکسار کی ریسرچ انشاء اللہ تین Steps میں مکمل ہوگی۔

(1)......پہلے Step میں ان Carnisters کے Sample Models بنائے جائیں گے اور ان پر لیبارٹری Tests کئے جائیں گے۔

(2)......دوسرے Step میں ان Carnisters کے 3D نیومیریکل ماڈلز کمپیوٹر پر بنائے جائیں گے اور ان کو مختلف Conditions میں Simulate کر کے دیکھا جائے گا کہ آیا کن کن حالات میں یہ Carnisters ثابت ہوتے ہیں۔

(3)......آخری Step میں ان تمام تجربوں سے حاصل ہونے والے نتائج کا تجزیہ کیا جائے گا اور دوسرے Materials سے بنائے جانے والے Carnisters سے موازنہ کر کے دیکھا جائے گا کہ کون سا بہتر ہے۔

❁......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آپ جو نئے کنستر بنا رہے ہیں وہ نئے ویسٹ (Waste) کے لئے بنیں گے اور جو پہلے دفن ہو چکا ہے اس کا کیا ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا: آپ کی دسویں، بارہویں نسل اس کا خمیازہ بھگتے گی۔

ظہیر صاحب نے عرض کیا جی ابھی تو جو ویسٹ (Waste) ہے اسے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن بعد میں وہ بھی ان نئے کنستروں میں شفٹ کر دیئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ 500 میٹر نیچے دفن کرتے ہیں اگر ان کی ریڈی ایشن شروع ہو جاتی ہے تو کتنے عرصہ میں یہ زمین میں اس حد تک پھیلے گی کہ اس کا اثر انسانی زندگی پر بھی پڑے گا۔ مثلاً فصلوں میں یا پھلدار درختوں پر۔

اس پر موصوف نے کہا کہ جب پودوں میں داخل ہوگی تو اس کے بعد ان کے استعمال سے انسانی جسم میں داخل ہوگی یا پانی میں داخل ہو جائے اور وہ پانی اگر انسان پیتا ہے تو پھر اثر ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر زمینی پانی نکال رہے ہیں تو پھر تو اثر ہوگا اگر ایک حد تک اوپر آ جاتا ہے لیکن اگر دریاؤں اور نہروں کے پانی چل رہے ہیں۔ جس کو آپ بند کر رہے ہیں سارے سسٹم کو انسان خود برباد کر رہا ہے دریاؤں یا بارش کی کمی ہوگئی ہے یا زیادتی ہوگئی ہے۔ اب کہتے ہیں کہ بعض علاقوں میں اب بارش بھی کم ہونے لگ گئی ہے اور زمین کا پانی بھی نیچے چلا گیا ہے، اس کو پھر نیچے سے جا کے نکالیں گے، اس سے بھی پھر ایک وقت میں جا کے نقصانات ہوں گے۔ پھر یہ جو دفنا رہے ہیں، یہ انہی ملکوں تک محدود رہے گا یا ساتھ کے ملکوں میں بھی اس کا اثر ٹریول (Travel) کرتا جائے گا۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ ایسی جگہ پر یہ ٹنلز تعمیر کی جائیں جہاں پہاڑی علاقہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں فی الحال آبادی ہونے کا امکان نہ ہو۔ اس کو نئے کنٹینرز میں ڈالیں گے۔ یا اسی کے اوپر نئے کنٹینر چڑھا دیں گے۔ کبھی اس پر ریسرچ ہوئی ہے کہ جتنا یہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگلے سو سال بعد یا دو سو سال بعد اگلی نسلوں کو نقصان کتنا پہنچائیں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ کچھ ملک ہیں جن کو اندازہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انسان کی اپنے پیٹ بھرنے کی طرف توجہ ہے اپنے آرام کی طرف توجہ ہے۔ اب جاپان میں جو سونامی آیا تھا، اس نے اچھے بھلے ان کے جو ری ایکٹر لگے ہوئے تھے، بجلی ہی پیدا کر رہے تھے۔ اب پانی ان کا نکلا ہے، اسی نے ریڈیو ایکٹویٹی اتنی کر دی ہے کہ ابھی تک ان سے کنٹرول نہیں ہو رہا۔ یہ تو محفوظ کر لیں گے، لیکن یہ کوئی محفوظ طریقہ کیوں نہیں نکالتے؟

اس پر ریسرچ پیش کرنے والے طالبعلم نے عرض کیا: کوشش ان کی یہ ہے کہ کم از کم پانچ سو سال تک اس کو محفوظ کیا جائے کیونکہ پانچ سو سال بعد ان کی ریڈیو ایکٹیوٹی کم ہو جاتی ہے۔ اتنی زیادہ نہیں رہتی۔ اس کے بعد وہ باہر آئے تو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن نقصان تو بہر حال پہنچائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چھ سات سو سال بعد نیا آدم آئے گا۔ خود ہی بھگتتا رہے گا۔

❁......ایک طالبعلم عاطف چوہان صاحب نے عرض کیا میں نے ایک نیوز پیپر میں آرٹیکل پڑھا تھا کہ سائنسدان سوچ رہے ہیں کہ یہ Waste ایک راکٹ پر باندھ کر ایک اَن لمیٹڈ ٹائم (Unlimited Time) کے لئے یونیورس (Universe) میں چلا دیا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اوپر جانے کے لئے کس کے پاس راکٹ ہے۔ امریکہ پہنچا دے گا۔ کینیڈا پہنچا دے گا۔ جرمنی شاید لے جائے۔ پھر جو باقی جگہ پر ہو رہا ہے وہ جب تک ہوا میں پہنچائیں گے اس سے پہلے انسان ہوا میں پہنچ جائے گا۔ لوگوں کو تسلیاں دلانے کے لئے یہ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جب یہ کر رہے ہیں تو اصل میں سارے نظام کو خراب کر رہے ہیں اور یہ گرین ہاؤس ایفیکٹ (Greenhouse effect) جو ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔ بیلنس ختم کر دیا ہے درختوں کو لگائیں۔ ایک تو یہ تباہی کے لئے کام ہو رہا ہے۔ ایک فائدہ کے لئے ہو رہا ہے۔ فائدہ کے لئے جہاں کام ہو رہے ہیں۔ انسانی صحت کے لئے زندگی کے لئے وہاں بہت تھوڑے سے میٹیرل سے ریڈیو ایکٹو پلانٹ جو ہیں اس سے یہ بہت زیادہ کام لے سکتے ہیں۔ زیادہ Waste کہاں سے آرہا ہے آجکل، انڈسٹری میں سے ہی آ رہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر انرجی کے لئے آ رہا ہے تو جہاں سولر انرجی مل سکتی ہے وہاں اس سے بھی تو لی جا سکتی ہے۔ اب جو سونامی جاپان کا آیا تھا، کئی ملکوں نے اپنے پلانٹ بند کر دیئے، جرمنی کی بھی خبر آئی تھی کہ اس نے اپنے کئی پلانٹ بند کر دیئے ہیں۔ تو فائدہ کیا ہوا۔ پلانٹ تو بند کر دیا۔ لیکن ریڈیو ایکٹو میٹیریل تو وہیں موجود ہے۔ اگر کہیں اس کو بھی نقصان پہنچے تو کس حد تک اس کو Safe کیا ہے۔ کنکریٹ والز بھی اس کو Safe نہیں کر سکتیں۔ کبھی بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اسی طرح یو کے میں اور جگہوں پر بھی ہے۔ تو جنہوں نے اب یہ پلانٹ بند کئے ہیں۔ کیا اس کے بارہ میں گورنمنٹ نے کوئی سکیم بنائی ہے کہ ان کو زمین میں دفنائیں گے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: اصل کوشش یہی ہے کہ ابھی اس کو ایکٹیویٹ (activate) نہ کیا جائے۔ وہاں جو مواد استعمال ہو رہا تھا، اس کو کنستر میں ڈال کر بھی محفوظ کیا ہے، اب دوبارہ اسے استعمال نہیں کریں گے۔ باقی بھی جو پلانٹ ہیں ان کی کوشش ہے کہ ان کو بند کیا جائے اور اس کا متبادل حل نکالا جائے۔ لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ جرمنی نے اب قانون پاس کیا ہے۔ ابھی اس پر کام ہو رہا ہے۔ کوشش کر رہے ہیں کہ اسے مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں انہوں نے الیکٹریسٹی (Electricity) بھی تو لینی ہے وہ کہاں سے لیں گے۔ آخر پاور کے لئے دوسری چیزوں کے لئے انرجی کا کوئی Source چاہئے۔ رشیا سے تو لڑائی کر لی جہاں سے 40 پرسنٹ آئل لیتے تھے۔ باقی یہ بھی یہاں پر نہ رہا تو پھر کیا رہے گا۔ دیئے اور موم بتیاں جلانا شروع کر دیں گے۔ ہوا میں تو نہیں جا سکتے۔ بہت مشکل ہے۔ بہت مہنگا ہے۔

❁......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ جو نیوکلیئر ٹیوبس (Nuclear Tubes) ہیں ان کو استعمال کرنے کے بعد پانی میں ڈال کر ٹھنڈا کرتے ہیں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت ٹیوبز کا ٹیمپریچر کیا ہوتا ہے اور واٹر کا ٹمپریچر کتنا ہوتا ہے۔ وہ پانی کتنی دیر تک ان Rays کو روک سکتا ہے۔ ہم کتنی دیر تک اس میں یہ ٹیوبز رکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ پانی کہاں جاتا ہے؟

ظہیر صاحب نے عرض کیا کہ اس کی تابکاری دس ہزار ریم فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ کم سے کم دورانیہ جو ہے اس وقت تک وہ نو ماہ کا بتایا گیا ہے۔ کم سے کم نو ماہ تک آپ اس کو پانی میں لازمی رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس پانی میں وہ رکھیں گے۔ کیا ایک وقت میں آ کر اس کا اثر پانی سے ختم ہو جائے گا؟ وہ پانی صاف ہو جائے گا؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: اس کے اندر انہوں نے مزید Purification Plant لگائے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا: یہ جو پلانٹ لگائے ہوتے ہیں وہ پانی جب سرکولیٹ کرتا ہے تو اسی انرجی سے فریزنگ پلانٹ بھی چل رہے ہوتے ہیں جو اسی پانی کو سرکولیٹ کر کے اسی پوائنٹ پر لے کر آتے ہیں بجائے اس کے کہ نیا پانی گندہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب وہ پانی ایک خاص حد تک ریڈیو ایکٹو ہو جاتا ہے تو پھر وہ بھی ایک Waste بن جاتا ہے اور پھر وہ اس پانی کو شیشہ کے ساتھ پگھلا کر Solid بنا دیتے ہیں۔ پھر اس کو بھی انہوں نے Dump کرنا ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پراسس ہو جاتا ہے کہ وہ Solid بن جاتا ہے۔ اس کے فیومز اڑ جاتے ہیں۔ Waste کو سالڈ بناتے ہیں تو اس کے جو بخارات ہوتے ہیں وہ کہاں جاتے ہیں ہوا میں جاتے ہیں ہوا کو ریڈیو ایکٹو نہیں کرتے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: یہ جو ری ایکٹر ہے اس کے اندر بھی Protection ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جو سسٹم ہے اس کے فیومز کو اڑائے اور پھر ٹھنڈا کر دے کیا سارا پانی اس کے اندر رہتا ہے۔ سارا پانی سالڈ بن جاتا ہے یا کچھ ہوا میں بھی جاتا ہے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: کچھ بھاپ میں بھی جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سٹیم جو بنتی ہے تو ایئر پولیوشن نہیں کرتی؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: یہ واٹر پول اوپر سے بند ہوتے ہیں۔ اس کے اندر چالیس فٹ گہرائی میں یہ کنستر رکھے جاتے ہیں۔ تو یہ ممکن نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جو بھاپ بنے گی وہ ایک وقت میں ٹھنڈی ہوتی ہے؟ پھر پانی بنے گی؟ پھر واپس اسی کنٹینر میں آجائے گی؟ کیا وہ ریڈی ایشن فری ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب یہ پراسس چلتا رہے گا تو ایک وقت آئے گا کہ وہ Saturate ہو جائے گا تو اس پانی کو Waste کی صورت میں کہیں تو Dump کریں گے؟

اس پر موصوف نے بتایا: جب یہ پانی ریڈیو ایکٹیوٹی سے Saturate ہو جائے گا تو اسی پراسس سے گزارتے ہیں۔ یعنی شیشہ کے ساتھ Melt کرتے ہیں اور پھر اس کو Solidify کر کے اس کو پھر Dump کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانی سو فیصد Solidify نہیں ہوجاتا۔ پانی کس طرح سو فیصد Solidify ہو سکتا ہے کچھ نہ کچھ تو سٹیم بنے گا؟ تو یہ بھی ایک لمبا پراسس ہے ایک اور مصیبت گلے پڑ گئی۔ پس انسان

نے اپنے آرام کی خاطر سوائے مصیبتیں سہیڑنے کے کچھ نہیں کیا۔ چلیں آپ کچھ نہ کچھ انسانی خدمت تو کر رہے ہیں۔ اس کو ختم کرنا بھی تو انسانی خدمت ہے۔ آپ بنانے کی بجائے اس کو سنبھالنے کی طرف ریسرچ کر رہے ہیں۔ اچھی ریسرچ ہے۔

❁......سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے پوچھا یہ راڈز کا ٹمپریچر کیا ہوتا ہے جب استعمال کرنے کے بعد اس کو نکالتے ہیں اور Interim Storage کے اندر واٹر کا کیا ٹمپریچر ہوتا ہے؟

ظہیر صاحب نے بتایا 3000 میگا واٹ پر میٹر کیوب اس کی تھرمل Output ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اس کو استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔ اتنی تھرمل میگا پاور جو آرہی ہے تو اسے انرجی میں تبدیل کرکے دے دیں۔ اس Waste کا بھی تو فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس Waste کو دوبارہ استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔ اتنی زیادہ میگا واٹ جو بجلی پیدا کر رہے ہیں پوری دنیا کو روشن کرسکتے ہیں۔ یا صرف انرجی ہی ہے۔ کیا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا؟

جس پر عرض کیا گیا کہ اس کے ساتھ چونکہ تابکاری بھی ہے تو ہم نے تابکاری کو بھی Handle کرنا ہے تو پھر وہ مشکل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر طالبعلم نے بتایا کہ بیچلرز پاکستان سے کیا تھا پھر یہاں سے ماسٹرز کی ہے۔

❁......سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے پوچھا کیا کوئی ایسا آلہ نہیں ہے جو ہمیں ٹمپریچر بتا سکے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے ٹمپریچر کے گیج ہے کس حد تک بتا سکتی ہے۔ اس کے بعد Infinity ظاہر کرنے لگ جاتی ہے۔ کوئی میٹیریل ہے ایسا جو اس ٹمپریچر کی Infinity کو بتا سکے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ آجکل ریڈی ایشن خود ٹمپریچر کے ساتھ Measure کرنے کی ایک ٹیکنیک استعمال ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے ہوجائے گی وہ کہاں تک جائے گی۔ Raise to the Power 10,20 بناتے جائیں گے اور پھر فائدہ کیا ہوگا؟

❁......امیر صاحب جرمنی نے سوال کیا کہ کیا آپ جرمن گورنمنٹ کے اس قدم کو سراہتے ہیں کہ اگلے پندرہ سالوں میں اٹامک پلانٹ بند کردیئے جائیں گے اور اس سے بجلی پیدا نہیں کی جائے گی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ سراہیں یا نہ سراہیں، مَیں سراہتا ہوں۔ کافی وقت لگے گا۔ شاید کچھ نسلوں کے بعد ایسا ممکن ہو۔

❁......سوال کرنے والے ایک طالبعلم نے کہا اگر آپ کے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو پھر آپ کے مقالہ کا کیا نتیجہ ہوگا؟

اس پر ظہیر صاحب نے کہا: ریسرچ سے آپ کچھ سیکھتے ہیں۔ نئے راستے آپ کے سامنے کھلتے ہیں۔ میں ایک ایسا سافٹ ویئر استعمال کر رہا ہوں جو اس سے پہلے میں نے استعمال نہیں کیا تھا اور پھر میں کسی اور میٹیریل کے لئے وہ استعمال کرسکتا ہوں اس لئے اس کا ہمیشہ فائدہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ریسرچ کا مطلب کیا ہے۔ اگر آپ آخری رزلٹ پر پہنچ چکے ہیں تو پھر وہ تو انڈسٹری میں آگیا۔ ابھی تو ریسرچ ہو رہی ہے اور ابھی انہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ بہتر میٹیریل ہے اور ریسرچ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ آئندہ بھی اگر کوئی بہتر ہوگیا تو وہ آپ کو بتا دیں گے۔ لیکن میرا خیال ہے آپ کی زندگی میں نہیں بتائیں گے۔

اس سوال پر کہ کیا آپ کے پاس سیلیکون کاربائیڈ کے بارہ میں تجربات ہیں۔ ظہیر صاحب نے بتایا ابھی تک اس کی پروڈکشن شروع نہیں ہوئی۔ ابھی تک اس کے صرف ماڈل سیمپل تیار ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کے ماڈل سیمپل کو کتنی دیر رکھ کر دیکھا ہے۔ کیا کوئی Measurement ایسی ہے کہ جو پہلے والے میٹیریل سے ریڈیو ایکٹیویٹی تھی وہ زیادہ تھی اور اب اس سے کم ہوئی ہے؟

اس پر ظہیر صاحب نے عرض کیا: Physically تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس میں ڈال کر چیک کرسکیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خلاصہ یہی ہے کہ ابھی ریسرچ ہو رہی ہے جب رزلٹ آئے گا تو آپ کو بتا دیں گے۔

❁......ایک اور طالبعلم نے عرض کیا خاکسار کمپیوٹیشن سائنس کے پروگرام میں پڑھ رہا ہے اور یہ ایسیمیلیشن ہی کرتی ہے لیکن ان کو لاء کا پتا ہوتا ہے اور وہ رزلٹ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ رزلٹ کیا ہوگا۔ رزلٹ کو اصل نتیجہ سے کمپیئر کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے پچھلی ملاقاتوں میں آپ کے مشورہ سے نیوروسائنسز میں Specialisation کیا ہے۔ جب ہم ایک دفعہ نیوروسائنس کے ٹریک پر چلے جائیں تو پھر زیادہ تر مشین لرننگ اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں آپ پڑ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ جو بات ہوئی تھی کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس ڈیویلپ ہو رہی ہے، اس وقت کچھ تشنگی رہ گئی تھی۔ آپ نے استفسار فرمائے تھے جن کا جواب نہیں دیا جاسکا تھا کہ وہ انہی راستوں پر کام کرسکتا ہے جو پری پروگرام ہیں تو اس سلسلہ میں ایک کورس جو خاکسار نے اٹینڈ کیا تھا اس میں ہمارے پروفیسر نے سمجھایا تھا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس میں جتنی ٹیکنیکس ہیں خواہ وہ مشین لرننگ میں ہوں یا سٹینڈرڈ Statistics میں ہوں اور برین کے اندر جو لرننگ ہوتی ہے وہ بہت Similar ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہی میں نے شاید کہا تھا کہ جو آپ نے فیڈ کیا ہے اس کا ہی جواب آپ کو دے گی اور جو فیڈ نہیں کیا اس کا جواب نہیں آئے گا۔ طالبعلم نے عرض کیا جی آپ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا تو اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آپ اس سسٹم کو اس لحاظ سے سیٹ اپ کرسکتے ہیں کہ پہلے سے آپ کو جواب پتا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جواب آنا ضروری نہیں ہوتا، لیکن آپ ایسے ہی کوئی چیز کرتے چلے جارہے ہیں اور کوئی بھی جواب آگیا ہے تو اس کو Prove کرنے کے لئے آپ اپنے دماغ سے کیلکولیٹ کریں گے۔ اس لئے بعض Genius بچے کمپیوٹر میں سب سے زیادہ ہیکنگ کرتے ہیں، وہ کہیں کے کہیں نکال کرلے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ باقی ان بچوں کا یہ Prove کرنا مقصد نہیں ہوتا کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ انہوں نے تو اپنا ایک فن بنایا ہوتا ہے کھیلتے کھیلتے کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ تو آپ جب بھی کمپیوٹر کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں، کسی فارمولا کو ڈالتے ہیں، کسی Methodology کو ڈالتے ہیں، اس کے اوپر کام کرنا شروع کرتے ہیں، تو اس کا جب رزلٹ آتا ہے تو واقعی یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ صحیح ہے کہ نہیں، آپ کو Prove کرنا پڑے گا؟ پھر آپ انہی Steps کے اوپر واپس جائیں گے اور دیکھیں گے کہ رزلٹ اس کے ساتھ Coincide کر رہا ہے کہ نہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ بارہ کو بارہ سے ضرب دو تو ایک سو چوالیس ہوتا ہے۔ اب کمپیوٹر اگر وہاں 144 بتا دیتا ہے تو اس لئے کہ آپ نے اس میں فیڈ کیا ہوا ہے۔ اگر وہ نہیں بتاتا تو آپ دیکھیں گے کہ آیا کمپیوٹر صحیح ہے یا نہیں۔ تو پروفیسر صاحب کیا کہتے ہیں۔

طالبعلم نے عرض کی: کمپیوٹر واقعی میں Pure Randomness پیدا نہیں کرسکتا۔ لیکن اس کی اگر اپلیکیشن دیکھی جائے تو وہ اس طرح ہوتی ہے کہ جیسے ایک روبوٹ ہے آپ نے اس کو خود کنٹرول کرنا ہے تو بعض اوقات ایسا ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً خلا میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے سکول میں ایک استاد ہوتے تھے، اتالیق صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں اتالیق کا خطاب دیا تھا۔ ان کے بچوں کو بھی پڑھاتے رہے تھے۔ ان کا Mathematics اتنا تیز تھا کہ لاکھوں کی ضرب دو سیکنڈ میں بتا دیتے تھے۔ ان کا کیلکولیشن میں اتنا دماغ چلتا تھا۔ تو وہ جس نے کمپیوٹر بنایا ہے وہ تو یہی کہتا ہے ناں کہ یہ کمپیوٹر میرا کمال نہیں ہے، اصل کمال دماغ کا ہے جو اسے ایجاد کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کمپیوٹر کا مقابلہ تو نہیں کرسکتے۔ لیکن بہرحال ایک آسانی پیدا ہوگئی ہے اور یہ نقصان بھی پیدا ہوا ہے کہ میں بعض دفعہ اپنے مال کے شعبہ سے ہی پوچھوں کہ یہ ضرب کرکے کتنی رقم بنتی ہے تو وہ کیلکولیٹر کھول کر بتا دیتے ہیں، حالانکہ وہ زبانی سوال ہے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ حال اس کا آپ کو پتا چل گیا۔

❁......ایک اور طالبعلم نے عرض کیا میں کنسٹرکشن انجینئرنگ کر رہا ہوں میری آپ سے ایک درخواست تھی میں شہد لے کر آیا تھا؟

حضور انور نے فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں دے دیں اور شام کو لے لیں یا صبح لے لیں۔ پھر حضور انور نے فرمایا کس جگہ رہتے ہیں؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ حضور Dusseldorf میں رہتا ہوں اور میں نے ابھی واپس جانا ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو دے دیں اور شام کو لے لیں۔

❁......ایک اور احمدی طالبعلم نے سوال کیا جب حضور پڑھائی کیا کرتے تھے اور امتحان دینے جاتے تھے تو پھر کن دعاؤں کی طرف توجہ دیا کرتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں پڑھائی میں بڑا نکما تھا اور دعا ہی کرتا اور دعاؤں سے پاس ہوگیا۔

❁......ایک طالبعلم نے سوال کیا نیوا کانومسٹ آجکل کے دور میں Equality کو سوسائٹی میں Criticize کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم امیر لوگوں سے ان کی انکم کم کرکے غریب لوگوں کو دیں گے تو یہ Fairness نہیں ہوگی۔ تو حضور میرا سوال یہ ہے کہ اس بارہ میں اسلامی نظریہ کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین یہ کہتا ہے کہ جو محروم لوگ ہیں ان کا خیال رکھو۔ دین یہ کہتا ہے کہ جو یتیم ہے اس کا خیال رکھو۔ دین یہ کہتا ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں جن کو ضرورت ہے ان کی مدد کرو۔ اسی لئے بہت سے جیسے آغا خانی ہیں، چونکہ امیر طبقہ ہے، بزنس کرنے والے لوگ ہیں وہ یہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی عام غریب آدمی ہے اسے کہتے ہیں کہ جو بڑا ٹریڈر ہے اس کے ساتھ کچھ عرصہ کام کرو، اسے وہاں ٹریننگ دلواتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو چھوٹی سی دکان ڈال دیتے ہیں۔ ایک سٹال لگا دیتے ہیں پھر وہ کاروبار کرتا ہے اور بڑا ہوجاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ان کی مدد کرو۔ ان کو Encourage کرو۔ دوسرا یہ کہ فوری ضرورت کو پورا کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غریب قبیلہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھوکے اور ننگے ہیں ان کو کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ۔ تو لوگوں نے سامان لانا شروع کر دیا۔ کوئی ایک مٹھی میں آٹا بھر کے لے آیا۔ کوئی کھجوریں بھر کے لے آیا۔ کوئی کچھ لے آیا۔ ڈھیر لگ گیا اور آپ نے وہ ان کو بانٹنی شروع کر دیں۔ ان کے کھانے کا انتظام ہوگیا، ان کے کپڑوں کا انتظام ہوگیا۔ تو جب سب کو ایک حد تک مل گیا تو پھر آپ خوش ہوئے۔ تو اسلام تو یہ کہتا ہے کہ ایک فوری ضرورت ہے اس کو تم نے پورا کرنا ہے۔ ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہے اس کو مدد کرکے پورا کرنا ہے اور اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک کتاب ہے ''اسلام کا اقتصادی نظام'' وہ پڑھو اور New World Order جو کتاب ہے وہ پڑھو، ان دونوں میں کافی حد تک جواب مل جائیں گے۔ اکنامکس کے سٹوڈنٹ کو یہ پڑھنی چاہئے۔ ہمارے جو بہت اچھے اکانومسٹ ہیں، پروفیسر ہیں امریکہ کی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں، دس سال پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ ان کے بارہ میں جو پاکستان میں عمران خان کہتے ہیں کہ ایک اکانومسٹ کو اپنا اکنامیکل ایڈوائزر رکھنے لگا ہوں اور پھر یہ کہا کہ میں قادیانیوں کو نہیں رکھوں تو یہ وہی آدمی ہیں، انہوں نے ہی کافی حد تک حضرت خلیفہ ثانی کی کتاب کی ٹرانسلیشن کی ہے، اور ان کو یہ بہت اچھی لگی، یہ اکنامکس کے پروفیسر ہیں، تو آپ بھی یہ پڑھ لیں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

....

کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ امۃ المصور صاحبہ نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ باسمہ احمد صاحبہ نے پیش کیا۔ جرمن ترجمہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

رپورٹ کارگزاری

بعد ازاں احمدی طالبات ایسوسی ایشن کی صدر تسنیم اصغر صاحبہ نے اپنی رپورٹ کارگزاری پیش کرتے ہوئے بتایا:

اس سال ملک بھر سے احمدی طالبات کے کوائف اکٹھے کئے گئے ہیں اور اس وقت جرمنی میں طالبات کی تعداد 681 ہے۔ ان میں سے 509 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آج اس کلاس میں شامل ہیں۔ تمام طالبات کا 66 فیصد بیچلرز کر رہی ہیں۔ 22 فیصد حکومتی شعبہ تعلیم کے تحت امتحانات دے رہی ہیں۔ 11 فیصد ماسٹر ڈگری میں اور ایک فیصد پی ایچ ڈی کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ اس وقت طالبات آرکیٹیکٹ، میڈیکل، سائنس، قانون اور تعلیم وتدریس اور دوسرے شعبوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

دوران سال احمدی طالبات ایسوسی ایشن کے تحت ہونے والے پروگرامز کا ذکر کرتے ہوئے موصوفہ نے عرض کیا کہ خدا کے فضل سے 18/اپریل 2015ء کو لجنہ

اماء اللہ کی دوسری تعلیمی نمائش لگائی گئی جس کا افتتاح صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے کیا۔ اس میں مختلف پیشوں کے بارے میں طالبات کو انفارمیشن دینے کے لئے سولہ سٹال لگائے گئے تھے۔ اس کے اختتام پر ایک تقریب بعنوان اسلام میں تعلیم کی اہمیت منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں حاضر ممبرات کی تعداد 520 رہی۔ امسال دوسری تعلیمی نمائش شمالی جرمنی میں منعقد کی جائے گی۔

ایک اور تقریب ہمبرگ یونیورسٹی میں 8 مئی 2015ء کو منعقد کی گئی، جس کا عنوان تھا کیا' اسلام کو اصلاح کی ضرورت ہے'۔ جس میں بتایا گیا کہ اسلام کو بطور مذہب اصلاح کی ضرورت نہیں بلکہ ایک مصلح کی ضرورت ہے جو اس راہ کو دکھائے جو اصلی اسلام کی طرف لے جاتی ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی صورت میں پورا ہو چکا ہے۔ اس تقریب کے حاضرین کی تعداد 84 تھی۔

نوجوانوں اور بچوں کے لئے جماعتی شعبہ تعلیم کے ساتھ مل کے ایک App تیار کی ہے جو قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کے بارہ میں ہے۔ مزید چار Apps پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں قرآن کریم کی آیات، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ تعلیمی نصاب شامل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے لئے کتب کی تیاری کا منصوبہ ہے۔ ان میں کچھ کتب پر تیاری مکمل ہو چکی ہے۔

برین ٹیومر پر ریسرچ پیپر

اس کے بعد مہ پارہ سلطان صاحبہ نے برین ٹیومر Blioblastoma (Brain Tumor) Multiforma کے بارے میں ریسرچ پیش کی۔ اس میں بتایا کہ Hyperthermia سے کینسر سیل کا علاج بہتر ہو سکتا ہے، کیونکہ زیادہ ٹمپریچر پر ٹیومر سیلز بہت آہستہ بڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس بیماری کی مریضوں میں کیا شرح فیصد ہے۔ کیا مردوں یا عورتوں میں فرق ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا ایک لاکھ لوگوں میں سے دو تین کو ہوتی ہے اور Male میں زیادہ ہے لیکن کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ دوسرا ہمیں اس کی وجوہات کا بھی علم نہیں ہے۔ ریسرچ ہوئی تھی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا Causes پتا ہوں تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔ یہ Conventional Treatment کیا ہے؟ ہومیو پیتھک، ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک یا آئیورویدک ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا جب تشخیص کے بعد Survival کچھ مہینوں کی ہی رہ جاتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Conventional سے مراد ایلو پیتھک کنونشن مراد ہے۔ ہومیو پیتھک Claim کرتی ہے کہ ٹیومر کو Dissolve کرتی ہے۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا آج تک اس بارہ میں کوئی سٹڈی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سٹڈی کریں کہ کیسے علاج کرتے ہیں۔ وہ کون سی نئی ماڈرن ٹیکنالوجی علاج ہے جو آپ کرنے لگی ہو۔

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا کہ ایک سپیشل Needle ہے جسے باہر سے اندر ڈالتے ہیں اور اس کا ٹمپریچر 50 ڈگری تک کرتے ہیں اس سے ٹیومر کے سیل مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ اگر وہ ٹیومر کہیں اندر ہو تو؟ اس پر مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ ایک خاص سوئی کو اندر داخل کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ Malignant ہو تو اور جگہ تو نہیں پھیل جاتا۔

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ ٹیومر سیلز پہلے ہی Penetrate ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس کے رزلٹس کیا آئے ہیں؟

مہ پارہ صاحبہ نے بتایا: اس کے رزلٹس مثبت ہیں، گیزن میں جہاں میں پڑھتی ہوں، وہاں تین مریضوں پر اس کو آزمایا گیا۔ اس سے ان کی لائف کی میعاد بڑھ گئی تھی، ان کے ٹیومر سکڑ گئے تھے، لیکن وہ تینوں فوت ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے ایک بادشاہ کے گھوڑے کی مثال سنائی کہ ایک بادشاہ کا گھوڑا تھا جو اس کا بہت لاڈلا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، اونچی اونچی سانسیں لینے لگا، مرنے لگا تو اس نے حکیموں کو بلایا۔ سب نے کہا یہ مرنے والا ہے۔ بادشاہ نے ان کو خوب جوتیاں ماریں۔ پھر ایک اور حکیم کو بلایا۔ اس نے باقیوں کا حال دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ کا گھوڑا پُرسکون ہو گیا ہے۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اب یہ آرام سے سویا رہے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ مر گیا ہے۔ اس نے کہا یہ آپ کہہ رہے ہیں میں نہیں کہہ رہا۔ یہ آپ کی ریسرچ کے نتائج ہیں کہ بہت اچھے آئے اور تینوں مریض پُرسکون ہو کر مر گئے۔

❁......ایک طالبہ نے Uterus کے بارے میں سوال کیا کہ کئی عورتوں کا پیدائشی طور پر Uterus نہیں ہوتا یا صحیح کام نہیں کرتا۔ دو سال پہلے بعض ڈاکٹرز نے کامیاب تجربہ کیا تھا کہ ان کی ماؤں کا Uterus لے کر انہیں Transplant کر دیا۔ کیا احمدی عورت یہ کر سکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجربہ کامیاب رہا؟ اگر جسم نے قبول کر لیا تو ٹھیک ہے۔ مثلاً اگر ماں کا کیا تو کیا وہ ماں اتنی بوڑھی تو نہیں کہ جس کو Transplant کیا ہے وہ Conceive ہی نہ کر سکے۔ جب جسم اسے قبول کر لیتا ہے تو وہ جسم کا حصہ بن جاتا ہے۔ میرے نزدیک تو یہ گردہ کی تبدیلی کی طرح ہی ہے۔ جس بچے کی پیدائش ہو رہی ہے وہ میاں بیوی کے Male اور Female Cell سے ہے تو ٹھیک ہے۔ جو لوگ کسی اور مرد کا Sperm لے کر ڈالتے ہیں وہ غلط ہے۔

❁......ایک طالبہ نے سوال کیا، کیا کیموتھراپی، Hyperthermia کے ساتھ بہتر کام کرتی ہے۔ جبکہ ان کے درمیان کوئی کنکشن نہیں ہے؟ مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا Hyperthermia سے خلیے کمزور ہو جاتے ہیں پھر Chemotherapy بہتر ہو جاتی ہے۔ Hyperthermia سے Chemotherapy کی ضرورت کم ہوتی ہے۔

❁......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کیموتھراپی کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ ملا کے علاج کیا جائے تو اچھا علاج ہو سکتا ہے؟

مہ پارہ صاحبہ نے عرض کیا کہ اس پر انہوں نے کوئی ریسرچ نہیں کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر آپ ریسرچ کر لو۔

❁......اس طالبہ نے مزید سوال کیا ایلو پیتھک علاج کس حد تک کرنا چاہئے جبکہ اس کے سائیڈ ایفیکٹس بھی بہت زیادہ ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ڈاکٹر کہتا ہے کرتے جاؤ۔ طالبہ نے مزید عرض کیا کہ حضور ڈاکٹر تو پیسے کمانے کے لئے کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ احساس ہو کہ ڈاکٹر پیسے بنانے کے لئے کر رہا ہے تو نہ کراؤ۔ بعض یورپین ملکوں میں ایشین لوگوں کو لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے رکھا ہوا ہے۔ جب کچھ سمجھ نہ آئے تو پین کلرز (Pain Killers) دے دیتے ہیں۔ دوسرے علاج بھی ساتھ ساتھ کر لینے چاہئیں۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیمار تھے۔ انہوں نے پہلے دیسی دوائی کھائی پھر ایلو پیتھک پھر ہومیو پیتھک کھائی۔ کسی بے تکلف دوست نے کہا کہ آپ نے تینوں کھالی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو علاج ہے، یہ خدا نہیں ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ نے کس میں شفا رکھی ہے اس لئے میں نے تینوں کھالی ہیں۔

حجاب پر مضمون

اس کے بعد ایک دوسری طالبہ نے اپنا ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کا عنوان تھا، Discussion of Head Scarf from the pedgogical point of view یعنی تعلیمی میدان میں حجاب کی بحث۔ گزشتہ دس سال سے زیادہ عرصہ سے جرمنی میں ان مسلمان عورتوں کے سر کے حجاب پر پابندی ہے جو پبلک سروسز یعنی تعلیم اور وکالت وغیرہ سے وابستہ ہیں۔ اس کی وجہ اسلام مخالف سیاستدانوں کے بیانات تھے۔ نیز بحث کے وقت تمام فریقین کی بات نہیں سنی جاتی تھی اور یکطرفہ مہم اسلام کے حکم کے خلاف چلائی جاتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس بحث کا رخ پلٹا اور اسلام کے خلاف پھیلائے جانے والے نظریات کو تبدیل کیا گیا اور جنوری 2015ء میں جرمنی میں کورٹ نے، سوائے ٹیچرز کے باقی مسلمان عورتوں کے لئے حجاب کا Ban ختم کر دیا ہے۔ اس کا بہت سارے روشن خیال سیاستدانوں نے خیر مقدم کیا اور اسے جمہوریت اور مساوات کے عین مطابق قرار دیا۔

حضور اقدس نے اس بچی کو فرمایا کہ آپ نے اتنی تیز پڑھا ہے کہ پتہ نہیں سمجھ بھی آئی ہے کسی کو یا نہیں؟

سوال و جواب

❁......ایک طالبہ نے سوال کیا: ہمیں کن موضوعات پر اپنے Thesis لکھنے چاہئیں جن میں یورپین معاشرے کی کمزوریوں کی نشاندہی ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اصل چیز Morals ہیں، اس کی Defination مختلف ہے۔ مثلاً یورپ میں یہ اخلاق سمجھا جاتا ہے کہ مرد اور عورت اپنی مرضی سے بغیر شادی کے تعلق قائم کر لیں تو کوئی پکڑ نہیں۔ اگر زبردستی کا تعلق ہو تو پکڑ لیتے ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہاری اخلاق کی یہ تعریف غلط ہے۔ ایک طریقہ ہے ہر چیز کا، شادی کرو تو سکینت پیدا ہوگی۔ شادی کے ساتھ تعلقات قائم کرو۔ نسل پیدا کرو۔ پھر اس طرح پارلیمنٹیں تو Homosexuality کے بارے میں قانون پاس کر دیتی ہیں جبکہ اسلام اور بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ یہ غلط ہے اور قرآن کریم میں یہ لکھا ہے کہ اس وجہ سے ایک قوم پر عذاب آیا تھا۔ اس طرح کے آپ عنوان نکال سکتی ہیں۔ آپ لوگوں کے زرخیز ذہن ہیں۔ باقی رہ گیا حجاب کا تعلق تو ابھی یہاں بیان کیا تھا کہ مسلمان عورتیں کہتی ہیں کہ حجاب اپنے مذہب کی اطاعت میں پہنتی ہیں؟ اسلام یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کر کے اطاعت کرو۔ صرف ایک بات پہ آنکھیں بند کر کے ایمان لانا ہے وہ اللہ پہ ایمان ہے اور غیب پہ ایمان ہے اور وہ اس لئے کہ پھر جب آہستہ آہستہ ایمان بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پھر اپنا اظہار بھی خود ہی کرے گا۔ پردہ کا حکم جو آیا ہے یہ اپنی شناخت کے اظہار کے لئے آیا ہے، اس سے عموماً جو شرفاء ہیں وہ حجاب کو دیکھ کے احتیاط کرتے ہیں۔ اسلام نے صرف یہ نہیں کہا کہ اپنا سر ڈھانک لو بلکہ اس کی حکمت بھی بتائی کہ تا کہ تم غیروں سے پہنچنے والے نقصان سے بچ سکو۔ اس نقصان سے بچنے کے لئے تمہیں مرد اور عورت کے درمیان ایک بیریئر رکھنا چاہئے۔

ایک طالبہ نے عرض کیا بعض عورتیں جو ٹیچر بن رہی تھیں انہوں نے یہ دلیل دی تھی کہ لوگ کہتے ہیں کہ مجھے میرا مذہب کہتا ہے کہ قربانی کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر یہ کہو کہ قربانی کر رہی ہیں تو وہ کہہ دیں گے کہ تم سے تمہارا مذہب قربانی مانگتا ہے، مَرد سے کیوں نہیں مانگتا۔ بہت سے لوگ تم سے ہمدردی کریں گے۔ تم ان کو بتاؤ کہ کیا فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن میں پردے کا حکم دیا اس میں پہلے مَردوں کو کہا کہ نظریں نیچی رکھو۔ بہت سی یورپین عورتیں جو ہمارے جلسے پہ آتی ہیں جیسے UK جلسے پہ ایک Journalist آئی تھی۔ سارا دن اس نے عورتوں کی مارکی میں گزارا۔ پہلے وہ کہتی تھی کہ یہ Segregation کیا ہے؟ پھر سارا دن گزارنے کے بعد شام کو اس نے کہا کہ میں زیادہ آزادی سے رہی ہوں۔ مجھے پتہ لگا کہ مردوں کی نظروں سے بچی رہی ہوں جو غلط نظریں ڈالتے ہیں۔ میں اپنی شناخت کے ساتھ رہی ہوں۔ یہاں سب عورتیں ہی کام کر رہی تھیں۔ عورت کی ایک Value ہے اور یہ اسلام ہی اس کو بتاتا ہے۔

❁......اس پر ایک طالبہ نے عرض کیا اس معاشرہ میں وہ کہتے ہیں کہ آپ سارا دن گھر میں جو مرضی پہنو پر سکول میں آ کر حجاب نہ لو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سکول میں جو یونیفارم ہے پہن لو مگر ان کو کہو کہ مجھے عادت ہے کہ میں سر پہ حجاب پہنتی ہوں۔ بعض یورپین بوڑھی عورتیں ابھی بھی سر ڈھانپتی ہیں۔ سردیوں میں سکارف کے علاوہ گلے میں مفلر بھی ڈال لیتی ہیں۔ مثلاً آپ ایک ریسرچ کر رہی ہو تو اس کے لئے ایک سپیشل Cap پہننی پڑتی ہے تو پہن لو۔ مگر جب اس کمرے سے باہر آؤ تو پھر مناسب لباس ہونا چاہئے۔ اصل چیز ہے حیا۔ عورت کو حیا رکھنی چاہئے تا کہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھ سکے۔ یہاں حیا نہیں اس لئے بہت بڑی Percentage شادی سے پہلے غلط کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ہم صرف قربانی نہیں کر رہے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتی ہو کہ چونکہ میرا مذہب مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے اس لئے میں برداشت نہیں کر سکتی کہ اس سے ہٹ کر عمل کروں، لیکن قربانی کا لفظ ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تم قربانی کا لفظ استعمال کرو گی تو پھر غیر لوگ اعتراض کریں گے۔

❁......ایک اور طالبہ نے سوال کیا قرآن کریم میں پردے کی متعدد آیات ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا۔ مگر یہاں لوگ کہتے ہیں پردے کا حکم ہے پہلے میں اس حکم کو سمجھوں گی پھر عمل کروں گی۔ ان لوگوں کو

کیسے سمجھانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انہیں کہنا چاہئے کہ سمجھو، لیکن سمجھنے کے لئے اپنا ذہن خالی کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مردوں کا اعتبار نہ کرو یہ اس طرح ہے کہ کسی کتے کے آگے روٹی ڈال دو اور اسے کہو کہ نہ کھائے۔ جب تم بے پردہ ہو تو مردوں کی کیا گارنٹی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ تم کہتے ہو کہ پردہ نہیں ہونا چاہئے۔ چلو میں مان لیتا ہوں مگر کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ مرد غلط نظر سے نہیں دیکھے گا؟ کیا تم گارنٹی دے سکتی ہو؟ اس پر طالبہ نے کہا نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پردہ سے عزت اور وقار قائم ہوتا ہے۔ میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ باپردہ عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان، یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے اور عورت کی حیا یہی ہے کہ وہ اپنی عزت کو محفوظ رکھے۔ اس سے پہلے کہ اس پر الزام لگیں، اس پر انگلیاں اٹھیں، وہ اپنا وقار قائم رکھے اور بلاوجہ کی لڑکوں سے دوستیاں نہ کرے۔ ٹھیک ہے یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں، ریسرچ کرتے ہیں وہاں لڑکوں سے بات بھی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اسی ماحول میں رہ کر وقار سے بات کریں اور اس ماحول سے نکل کر ٹک شاپ میں ریسٹورنٹس میں ملنا اور ریسرچ کے علاوہ باتیں کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔ اسلام اسی لئے کہتا ہے کہ تم وقار سے بات کرو تا کہ مردوں کو پتا چل جائے کہ میں اس سے فری ہو کر کوئی غلط کام نہیں کروا سکتا۔ اصل چیز جو اسلام کہتا ہے وہ جذبات کا کنٹرول ہے۔ اس کا مردوں کو بھی حکم ہے، عورتوں کو بھی حکم ہے۔ لیکن عورتیں کمزور ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مردوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتی ہیں، اس لئے ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنا ایک بیریئر قائم کرو اور بیریئر کے لئے ظاہری اظہار حجاب اور پردہ کا ہے۔

❁......ایک اور طالبہ نے سوال کیا حضور! اتنی دیر ہوگئی ہے آپ ہمبرگ تشریف نہیں لائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا وہاں کی عورتیں سو فیصد پردہ کرنے لگ گئی ہیں۔ جب موقع ہوگا تو ضرور آئیں گے۔ بعض لوگ پردے کے معاملے میں Extreme حد تک جاتے ہیں۔ میں نے آگے بھی ایک مثال دی تھی کہ ایک تصویر آئی تھی کہ کار پہ شٹل کاک برقعہ چڑھایا ہوا ہے اور لکھا ہے طالبان نے عورتوں کو کار ڈرائیونگ کی اجازت دی ہے۔ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے۔ درمیان میں رہو۔

❁......ایک طالبہ نے سوال کیا: اگر یاجوج ماجوج سے مراد امریکہ اور روس ہیں تو ان کے درمیان جو نفرتیں ہیں اس کی کیا بنیاد ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر وہ اسلام کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ہی ہیں۔ ہر وہ طاقت جو اسلام کو ختم کرنا چاہتی ہے وہ یاجوج ماجوج ہے۔

❁......ایک اور لجنہ کی ممبر نے سوال کیا: میری پروفیسر کہتی ہے کہ یہ حدیث کہ 72 فرقے غلط ہوں گے اور ایک صحیح ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک حدیث اگر صحاح ستہ میں نہیں بھی آئی اور وہ حدیث پوری ہوگئی تو وہ ضعیف نہیں ہے۔ سنّیوں میں 35,34 فرقے ہیں، اتنے ہی شیعوں میں بھی ہیں، ٹھیک ہے ان کی آگے بھی تقسیم ہوگئی ہے۔ لوگ اس کو مانتے ہیں۔ گزشتہ دنوں کسی نے مجھے لطیفہ دکھایا کہ ایک آدمی خودکشی کرنے کے لئے دریا میں چھلانگ لگانے لگتا ہے تو دوسرا آدمی اسے بچا لیتا ہے۔ بچانے والا آدمی اس سے پوچھتا ہے کہ تم کس فرقہ سے ہو، وہ بتاتا ہے۔ وہ پھر پوچھتا ہے اس کی کس شاخ سے ہو۔ وہ بتاتا ہے تو دونوں ایک ہی فرقے کی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مزید پوچھتا ہے تم فلاں مسجد جاتے ہو یا دوسری مسجد۔ وہ دوسری مسجد میں جاتا تھا تو بچانے والے نے اسے دھکا دے دیا کہ تم کافر ہو۔ فرقے گننا ان کا کام ہے جو کہتے ہیں کہ نہیں ہیں۔ ہم تو مانتے ہیں کہ یہ فرقے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ چاند سورج گرہن کی حدیث ضعیف ہے۔ مگر جب ثابت ہوگئی تو ضعیف نہیں۔ کوئی ایک جماعت کا نام لے دیں جو ساری دنیا میں ایک لیڈر کے تحت اپنے آپ کو جماعت کہتی ہو۔ جماعت الدعوۃ کہتی ہے مگر وہ ایک ملک میں ہے۔ لیکن صرف جماعت احمدیہ ہے کہ کہیں چلے جاؤ۔ افریقہ میں، یورپ میں، فارایسٹ میں، آسٹریلیا میں، ساؤتھ امریکہ میں۔ جماعت ایک ہی ہے۔ باقی نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ تمہارا کام دعوت الی اللہ کرنا ہے۔ پیغام پہنچاؤ۔ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

❁......موصوفہ نے مزید عرض کیا کہ جماعت کس طرح چیک کرتی ہے کہ یہ حدیث ٹھیک ہے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے ہمیں ہدایت کے لئے تین ذرائع قرآن، حدیث اور سنّت بتائے ہیں۔ وہ حدیثیں جو قرآن اور سنت کے منافی ہیں وہ غلط ہیں۔ حدیثیں بعد میں جمع ہوئیں۔ جو قرآن کے خلاف نہ ہوں۔ وہ صحیح ہیں۔ چھ حدیثوں کی کتابیں، صحاح ستہ جو ہیں وہ بہرحال مستند ہیں۔

❁......ایک اور طالبہ نے سوال کیا: اسلام نے مرد کو دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کی اجازت دی ہے۔ بعض مرد چھپ کے دوسری شادی کرتے ہیں۔ کئی سال بعد دوسری شادی کا پتہ چلتا ہے۔ تو کیا ایسی شادی کو بھی سنّت کا نام دیا جاسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ حکم جنگ کی صورت میں تھا یا ایسی صورت میں کہ عورتیں زیادہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرد کی دو تین ضروریات بتائی ہیں۔ جس کی وجہ سے شادی جائز ہے۔ لیکن ساتھ فرمایا کہ تم انصاف کرو اور سوسائٹی میں اس کا اعلان کرو۔ اگر کوئی چھپ کے شادی کرتا ہے تو غلط کرتا ہے۔ لیکن اس شادی میں اگر کوئی مرد گناہ گار ہے تو عورتیں بھی ملوث ہیں۔ اگر عورت کو پتا ہے کہ یہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور وہ اس سے تعلق قائم کر کے شادی کرتی ہے تو وہ بھی اتنی ہی گناہ گار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ پہ رشتہ نہ بھیجو۔ عورت عورت پہ ظلم نہ کرے اور یہ ظلم ہے عورت پر کہ اس کے خاوند کو بہلا پھسلا کر سبز باغ دکھا کر رام کر لیتی ہیں۔ مرد دوسری شادی اولاد کی خاطر اور دینی ضروریات کے لئے کر سکتا ہے۔ مگر پہلے افیئر چلائے پھر شادیاں کرے، یہ غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی سختی سے تردید فرمائی ہے۔ اسلام اس کی نفی کرتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ ساروں سے انصاف بھی کرو اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ برابر کا سلوک کرو۔ ان کے حقوق بھی ادا کرو۔ یہ نہیں کہ پہلی بیوی سے تین بچے ہیں تو دوسری بیوی کر لی اور پہلی کی خبر ہی نہیں۔

اس پر سوال کرنے والی طالبہ نے پوچھا اس میں پہلی بیوی کی رضامندی کس حد تک ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا انصاف کرو۔ برابر کا سلوک کرو۔ پہلی بیوی کو بتانا ضروری ہے۔ اس سے اجازت لینے کا نہیں لکھا ہوا۔

طالبات کی یہ کلاس آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 26 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئیں: اسام چوہدری، مونس احمد، لبید احمد، فاران خواجہ، سفیر عالم سوہل، مفلح روحان خالد، انتصار احمد، شاہ زیب قریشی، نعمان احمد مظفر، تمثیل احمد ارسلان، قویم احمد کاشف، لبید احمد، اسد عمران مرزا، اطہر احمد، شہریار ملک، احسان احمد طاہر۔ ماریہ حفیظ، عروسہ شاہ، امۃ المصور نائلہ، علیشہ احمد، نمود سحر رانا، صوفیہ ناز، شمائزہ خان، شازیہ سعید باجوہ، عائشہ احمد، میشا ذکاء۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

کمال کا موسم

یہ نہیں قیل و قال کا موسم
نہ ہی خواب و خیال کا موسم

لہلہاتی ہے جس میں فصلِ دعا
یہ ہے ایسا کمال کا موسم

چشمِ گریاں سے رُخ کو صاف کرو
آجکل ہے جمال کا موسم

اپنی راتوں کو اس کے نام کرو
یار سے ہے وصال کا موسم

حمد کے گیت گنگناؤ کہ یہ
سُر کا ہے اور تال کا موسم

اپنے دامن تہی کو پھیلاؤ
عام ہے اب نہال کا موسم

اپنی پرواز تا بہ ہفت افلاک
غیر پر ہے زوال کا موسم

شادیانے ہیں اپنے آنگن میں
عدُو پہ رہتا ہے گھال کا موسم

ہے ظفرؔ روز روزِ عید اپنا
ہم پہ آتا نہیں نکال کا موسم

(مبارک احمد ظفرؔ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: **خلافت حقّہ** ...... از صفحہ 10

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کی سو سال سے زائد عرصہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ صرف اجتماعی طور پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی بہت سے ایسے نشان ظاہر ہوئے اور مسلسل ہوتے چلے جا رہے ہیں جن میں خلیفۂ وقت کی دعا سے پہاڑوں جیسے ابتلا روئی کے گالوں کی طرح بکھر گئے۔ اندرونی اور بیرونی مخالفین احمدیت کی طرف سے جماعت کی ترقی کی راہ میں کھڑی کی جانے والی بلند و بالا روکیں دیکھتے ہی دیکھتے زمین بوس ہو گئیں۔ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ اٹھنے والوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور وہ اپنے تمام بدارادوں میں بُری طرح خائب و خاسر ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کا خواب دیکھنے والے بظاہر بڑے مقبول حکمران خود اپنی زندگی کی بھیک مانگتے ہوئے اور ذلّت و نامرادی کے ساتھ عبرت کا نشان بن کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ احمدیت کو کینسر قرار دیتے ہوئے اس جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی تعلّی کرنے والا ظالم و جابر حکمران جس نے جماعت کے خلاف ظلم و ستم کی آگ بھڑکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی وہ خلیفۂ وقت کی دعا سے خدا کے قہر کی آگ میں جل کر اس طرح راکھ ہو گیا کہ اس کے وجود کا کوئی حصّہ بھی سلامت نہ رہا۔

دوسری طرف خلفائے مسیح موعودؑ کی متضرّعانہ دعاؤں سے جسمانی و روحانی امراض سے لکھوکھہا لوگوں کو شفا عطا ہوئی۔ ان کی مشکلات کا غیر معمولی حالات میں ازالہ ہوا۔ اعجازی طور پر اللہ تعالیٰ نے عشّاقِ خلافت کو اپنی نصرت و تائید سے نوازتے ہوئے ان کے تزکیۂ نفوس و اموال اور ازدیادِ ایمان و عرفان کے سامان فرمائے۔ اور انہیں علم و عمل کے مختلف میدانوں میں عظیم الشان کامیابیوں اور ترقیات و حسنات سے نوازا اور نوازتا چلا جاتا ہے۔ فلکِ احمدیت ایسے واقعات سے اس طرح معمور، روشن اور مزیّن ہے جیسے نیلگوں آسمان ستاروں سے۔

......

اپنی دعاؤں کو خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے رُخ پر کریں

خلافت حقّہ کے ذریعہ دعاؤں کا فیض کبھی اس طرح بھی عطا ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت کسی فرد کو اس کے ذاتی حالات کے پیش نظر انفرادی طور پر یا جماعت اور دنیا کے عمومی حالات اور تقاضوں کے مطابق کسی خاص جماعت کو یا عمومی طور پر عالمگیر جماعت کے تمام افراد کو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے معیّن طور پر بعض خاص دعائیں کرنے کی تحریک فرماتے ہیں۔ ایسی متعدد مثالیں خلافت احمدیہ کی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ پھر جو لوگ ان تحریکات پر عمل کرتے ہیں وہ اطاعت کے ثواب کے علاوہ ان خاص دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر قدم مارتے ہیں اور یوں ان کا یہ عمل یعنی دعائیں کرنا بذات خود ان کے اندر پاکیزگی پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے حصول کا موجب ہوتا ہے۔ اور جب وہ دعائیں خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے ساتھ شامل ہو کر قبولیت کا شرف پاتی ہیں تو خدا تعالیٰ کے عظیم فضلوں کے دروازے کھلنے لگتے ہیں۔ وہ دین و دنیا کی حسنات سے حصے پاتے اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے محفوظ کئے جاتے ہیں اور ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو بھی خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ ہم سب اپنی دعاؤں کا رُخ اجتماعی طور پر ایک ہی طرف کریں تو اس سے دعاؤں کی طاقت اور تاثیر بڑھ جائے گی۔ بجائے اس کے کہ ہماری دعائیں محض اپنی ذات تک محدود ہوں یا متفرق اغراض کے لئے ہوں۔ اگر ساری جماعت اس رُخ پر اور اس نقطہ پر اپنی دعاؤں کو مرکوز کر دے جس رُخ پر ہمارے امام ایدہ اللہ کی دعائیں ہیں تو ان کے طفیل اجتماعیت اور وحدت کی برکت سے وہ دعائیں بہت جلد اور غیر معمولی طور پر قبولیت کا شرف پا کر خدا تعالیٰ کے عظیم نشانات کے ظہور کا موجب ہوں گی۔ اس اہم نکتہ کو بھی ہمیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ ہم چونکہ ایک آسمانی امام سے وابستہ ہیں اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری دعائیں بھی اس امام کی دعاؤں کے تابع اور اسی رُخ اور سمت پر ہوں جس رُخ اور سمت پر امام ایدہ اللہ کی دعائیں ہیں۔

......

❁...... امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 08؍اگست 2014ء میں فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔ ...... پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کس قدر توجہ دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے۔ ...... پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ باقی مسلمان تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ **وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رُخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں۔** ...... **جب ہماری یہ خواہش ہے کہ ابتلا کا یہ دور جلد ختم ہو تو ہمیں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے اپنی دعاؤں، جماعتی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے۔** اپنی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہم دشمن کے شر سے بچ سکیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ہم جتنی بھی دعائیں کریں وہ آجکل کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی جس کا مَیں پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو جماعت کو ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے، اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیں اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ **اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے، یہ کیفیت ساری جماعت میں پیدا ہو جائے اور ہماری راتیں اس کیفیت میں گزریں کہ ہم نے جماعت کے لئے دعائیں کرنی ہیں تو چند دن میں، چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔** ورنہ انقلاب تو آنا ہے، حالات تو بدلنے ہیں لیکن اپنا وقت لیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حالات بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں تمام جماعت جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتی ہے اُس کا خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔ اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ مسلم اُمّہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکّی میں سب سے زیادہ احمدی پِس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

...... آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ان ابتلاؤں میں ڈالا جا رہا ہے۔ آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ہے جس پر ہر طرف سے ظلم بعض مسلمان ممالک میں روا رکھا جا رہا ہے۔ ...... ایسے میں معجزانہ دعاؤں کے فیض حاصل کرنے کے لئے ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ......

ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ...... جماعتی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کثرت سے اور بار بار دعا شرط ہے۔ **پس یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہو گیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے** اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہو گی۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی بھی کمی نہیں ہونی چاہئے، نہ ایک مومن کبھی یہ برداشت کر سکتا ہے۔ تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔ **پس ایک مومن کبھی خود غرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے** بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ ...... پس ہمیں چاہئے کہ **ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔** یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم، مغفرت، بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر جو دعا ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دُور کرنے کا باعث بنتی ہے''۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث نبوی کے حوالہ سے فرمایا کہ **''افراد کی انفرادی نیکیاں اور دعائیں اجتماعی مصیبت کو دُور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دُور کرنے کے لئے دعائیں مانگنے کی ضرورت ہے۔ صرف اپنی ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے لئے دعاؤں میں ہی نہ ڈوبے رہیں بلکہ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔** ...... اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔ **جماعت کے لئے دعاؤں میں بھی وہ شدت ہم میں پیدا ہو جیسی ہم میں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔** جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم اپنے مقصد کو جلد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دور کر سکتی ہیں۔** جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ **غار سے پتھر اس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔ پس کسی فرد جماعت کو اس خود غرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ میں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔ اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور صرف احساس ہی پیدا نہ ہو اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔** اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہتھیار ہمیں ہماری فتوحات سے ہمکنار کرے گا''۔

......

خلیفہ وقت سے دعا کی درخواست کرنے کی اہمیت و برکت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

دعاؤں کے لئے درخواست کرنے میں بعض دفعہ بعض لوگوں کو اس وجہ سے تأمّل یا تردّد ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی پریشانیوں اور تکلیفوں اور ضرورتوں کے بارہ میں لکھ کر خواہ مخواہ خلیفۂ وقت کے لئے مزید پریشانیوں کا سبب کیوں بنیں۔ حضور پر تو پہلے ہی عالمی جماعت اور اسلام کی ترقی واشاعت کے کاموں کا بہت بوجھ ہے۔ پھر ہم خواہ مخواہ حضور کے قیمتی وقت کے ضیاع کا موجب کیوں ہوں۔ یہ اور اس قسم کے خیالات بسااوقات انسان کو امام وقت کی دعاؤں سے محروم کردیتے ہیں۔

❁......اس سلسلہ میں مکرم غلام نبی صاحب (سابق ایڈیٹر الفضل قادیان) کا بیان کردہ ایک واقعہ بہت سبق آموز ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 31 دسمبر 1914ء کو میرا نکاح پڑھا۔ اس کے بعد کئی سال تک اولاد نہ ہوئی اور نہ ہی میں نے درخواست دعا کی کہ حضور کو تو علم ہی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ 1922ء میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک مکتوب شائع ہوا جس میں درج تھا کہ بعض اوقات:

1۔ انسان کو دعا پر مخفی طور پر یقین نہیں ہوتا۔ وہ خود تو بعض دفعہ دعا کرلیتا ہے مگر دوسرے کو کہتے ہوئے اِباء کرتا ہے۔

2۔ کبھی دوسرے کو دعا کی تحریک مخفی تکبّر کی وجہ سے نہیں کی جاتی۔

3۔ کبھی شیطان اُس کے متعلق دھوکہ دے دیتا ہے جس سے انسان دعا کروانا چاہتا ہے کہ مَیں ایسا مقبول نہیں کہ کوئی میرے لئے دعا کرے یا مَیں اس کے وقت کو کیوں ضائع کروں۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ

4۔ شامت اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جس کو فوائد سے محروم رکھنا چاہے تو اس کی توجہ اُس شخص سے پھیر دیتا ہے جس سے وہ اپنے مطلب کو حاصل کرسکتا ہے۔ اور اگر پہلے امور میں سے کوئی وجہ نہیں تو آخری ضرور ہے۔

مکرم غلام نبی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ مکتوب 22 مئی 1922ء کو شائع ہوا جسے پڑھ کر مَیں نے حضورؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور اس درخواست کے بعد جلد ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑکی عطا فرمائی جبکہ ہماری شادی کو ساڑھے آٹھ برس ہوچکے تھے۔

اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا وسیلہ اختیار کریں

❁......حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی جماعت میں بہت معروف ہے۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی، ایک جیّد عالم، صاحب رؤیا وکشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ سے یہ غیر معمولی سلوک تھا کہ بسااوقات جب کوئی آپ کے پاس دعا کے لئے آتا اور آپ ہاتھ اٹھا کر اسی وقت دعا کرتے اور فوراً ہی اللہ تعالیٰ آپ پر منکشف فرما دیتا کہ سائل کے حق میں اس دعا کا کیا جواب ہے اور آپ اسے بتا بھی دیتے اور پھر ویسا ہی ظہور میں آتا۔ آپ اکثر اس بات کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ یہ خاص سلوک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کی دعاؤں کے طفیل ہے۔

❁...... چنانچہ ایک دفعہ جب ایک دوست مکرم چوہدری اللہ داد صاحب نے آپؓ سے دریافت کیا کہ "یہ جو دستِ غیب کا مسئلہ ہے کہ بعض اعمال یا وظائف کے ادا کرنے سے کسی بزرگ کی توجہ اور برکت سے روزانہ کچھ مل جاتا ہے یہ کہاں تک درست ہے"۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ "مَیں نے جواباً ان کو بتایا کہ **بعض مقدّس ہستیوں کی دعا و برکت اور توجہ سے اللہ تعالیٰ ایسا فضل فرما بھی دیتا ہے۔** اس پر وہ کہنے لگے کہ میرے اخراجات کثیر ہیں اور بوجہ بڑھاپے کے مَیں جوانی کی طرح محنت اور کام کرکے مالی منفعت حاصل نہیں کرسکتا۔ اور خودداری اور غیرت کے باعث دستِ سوال دراز کرنا بھی معیوب خیال کرتا ہوں۔ اس کا کوئی حل ہوجائے تو میری پریشانی کا ازالہ ہوسکے۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ دستِ غیب کا کوئی نمونہ آپ نے اپنے متعلق بھی مشاہدہ کیا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ **مَیں نے تو قبولِ احمدیت کے بعد سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء راشدین کی تحریک پر اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔** اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے ساتھ میرے رشتہ داروں اور غیروں کا سلوک کس طرح معاندانہ اور مخالفانہ رہا ہے اور اب بھی یہ سلسلہ شدید مخالفت کا چل رہا ہے۔ میرے رشتہ کے متعلق بھی بائیکاٹ کیا گیا۔ اور ہر طرح مجھے ذلیل اور حقیر کرنے کی کوشش اور منصوبے کئے گئے۔ دور ونزدیک سے علماء مکفرین کی امداد سے مجھ پر کفر کے فتوے لگا کر مجھے اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ میں رسوا کرنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ لیکن میرے ازلی و ابدی محسن آقا نے محض اپنے لطف وکرم سے اس طوفانِ مخالفت اور تکفیر میں باوجود میری کم علمی، ناتجربہ کاری اور بے سروسامانی کے میری خاص سرپرستی فرمائی اور میری ہر ضرورت اور حاجت کو اپنے فضل سے پورا فرمایا۔ میری شادی کا انتظام بھی فرمایا۔ اولاد بھی دی اور اب تک میرا اور میرے اہل وعیال کا متکفّل ہے۔ یہ دست کرم اور دست غیب نہیں تو اور کیا ہے۔

سلسلۂ حقّہ کی خدمت کی برکت سے اکثر اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے نوازتا ہے اور حاجت براری کرتا ہے۔ بعض دفعہ عندالضرورت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اور حضورؑ کے دورِ سعادت کے بعد آپ کے خلفاء عظام کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتا ہوں اور جس طرح بادشاہ اپنے وزراء اور نائبین کی درخواستوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ قبول کرتے ہیں اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء راشدین کی دعائیں زیادہ قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں اور ہماری حاجت روائی کا باعث بنتی ہیں۔ اور مبلغین جب جوشِ اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے نائبوں کی نیابت میں خدمت سلسلہ بجالاتے ہیں تو اُن کو بھی نصرتِ الٰہی سے نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے جیسے حقیر خادم کے لئے بھی بارہا اعجازی برکات کے نمونے ظاہر ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی ہے۔ میرے نزدیک یہی دستِ غیب ہے۔"

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 4-3)

❁......اسی تسلسل میں آپؓ کی زندگی کا ذیل کا واقعہ بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا وسیلہ بھی اختیار کرنا چاہئے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"1919ء کے جلسہ سالانہ پر میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں قادیان میں مکان بنانے کی توفیق پانے کے واسطے دعا کے لئے عرض کروں۔ گو بظاہر میرے مالی حالات کے پیش نظر ایسا ہونا میری استطاعت سے باہر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی بات انہونی نہ تھی۔

چنانچہ مَیں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ ...... اس کے بعد 1920ء کے جلسہ سالانہ پر مَیں نے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے زبانی عرض کیا۔ حضور نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ ابھی مَیں جلسہ کے بعد قادیان میں ہی مقیم تھا کہ ایک شخص نے جن کا نام رحمۃ اللہ تھا۔ زمین کے لئے اڑہائی صد روپیہ کسی غیبی تحریک کے ماتحت مجھے دیا۔ اس سے مَیں نے ...... زمین خریدلی۔ آٹھ نو صد روپیہ میری بیوی نے اپنے زیور فروخت کرکے مہیّا کیا۔ جس کی لکڑی اور کچھ اور ضروری سامان خرید لیا گیا۔ ...... مستری اللہ رکھا صاحب نے لکڑی کا عمارتی کام اپنے ذمّہ لیا۔ جب مکان کی تعمیر کے لئے اینٹوں کا مسئلہ درپیش ہؤا تو حضرت عرفانی صاحب کے ذریعہ سے اینٹیں بطور قرض مل گئیں۔ اور حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ نے اپنے انتظام اور نگرانی میں مکان کی تعمیر شروع کرادی۔ مکان کی چھت پر جب ٹائلوں کی ضرورت پڑی اور اس کی اطلاع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو ہوئی تو آپ نے مہیا فرمادیں۔ اس طرح میری غیر حاضری میں ہی مکان تعمیر ہوگیا۔

مکان تعمیر ہونے کے بعد مجھے یہ فکر تھا کہ حضرت عرفانی صاحب کا قرضہ اور اس سلسلہ میں بعض دوسری رقوم کا بار جو میرے ذمہ ہے وہ جلد اتر جائے۔ اسی اثنا میں خاکسار بعض تبلیغی اور تربیتی ضرورتوں کے ماتحت گجرات بھجوایا گیا۔ وہاں مَیں نے ماہ رمضان میں خاص طور پر قرض کے اُترنے کے لئے دعا کی۔ میرا یہ طریق ہے کہ ہر رمضان میں اس مقدّس ماہ کے فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص مقصد سامنے رکھ کر دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ اس رمضان میں بھی جب مَیں نے خاص توجہ سے اس گراں بار قرض کے اترنے کے لئے دعا کی۔ اور دعا کرتے ہوئے آٹھواں دن ہؤا تو اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات میرے ساتھ ہمکلام ہوئی۔ اور اس پیارے اور محبوب مولیٰ نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا:

"اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا قرضہ جلد اُتر جائے تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرالے۔"

مَیں نے اس کلام الٰہی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اطلاع دیتے ہوئے حضور سے درخواستِ دعا کی۔ حضور نے ازراہ نوازش جناب مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ کو جو اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری تھے، یکصد روپیہ دے کر فرمایا کہ یہ رقم مولوی راجیکی صاحب کے گھر پہنچادی جائے۔

حضور نے میرے عریضہ کے جواب میں جو خط گجرات کے پتہ پر ارسال فرمایا اس میں اس رقم کے عطا فرمانے کا تو کچھ ذکر نہ تھا۔ ہاں یہ ارشاد تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا قرضہ جلد اُتار دے۔ ؎

اے خوش آں جُود کہ از خجلتِ وضعِ سائل
لب بہ اظہار نیارند و بہ ایما بخشند!

اس کے معاً بعد ایک صاحب کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے قادیان اور احمد آباد گاؤں میں زمین خریدی ہوئی ہے اور وہ اب وہاں مکان بھی بنانا چاہتے ہیں۔ مَیں نے اُن کو لکھا کہ میرا مکان ایک کنال میں تعمیر شدہ ہے اگر آپ کو پسند ہو تو آپ وہی خرید فرمالیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ مکان کی تو خود آپ کو بھی ضرورت ہوگی۔ کیا کسی مجبوری اور ضرورت کی بنا پر آپ اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ مَیں نے لکھا کہ ہاں فروخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی تعمیر پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس میں سے ابھی مبلغ دو ہزار کے قریب قرض واجب الادا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر انہوں نے مجھے لکھا کہ میری پانچ ہزار روپیہ کی رقم بیت المال میں جمع ہے۔ مَیں نے وہاں لکھ دیا ہے کہ جتنی رقم آپ کو قرض کی ادائیگی کے لئے درکار ہو وہ آپ کو ادا کردی جائے۔

چنانچہ مَیں نے محاسب صاحب سے تقریباً مبلغ اٹھارہ سو روپیہ کی رقم لے کر تمام قرضداروں کا حساب بے باق کردیا۔ اور اس مہربان دوست کو لکھا کہ مَیں نے آپ کی رقم سے متفرق رقوم قرضہ کی ادا کردی ہیں۔ اب خدا کرے کہ آپ کی رقم کو بھی جو بطور قرضہ مَیں نے یکمشت لی ہے ادا کرنے کی توفیق ملے۔ اس خط کے جواب میں اس دوست نے مجھے لکھا کہ مَیں نے آپ کو یہ رقم بطور قرضہ نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی خاطر دی ہے۔"

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ حقیقت ہے کہ **خاکسار یا کسی دوسرے احمدی دوست کو اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی الہامی بشارت سے نوازا جاتا ہے یا کسی دعا کی قبولیت کا شرف حاصل ہوتا ہے تو اس میں بھی ہماری کسی خوبی کا دخل نہیں بلکہ یہ سب فیض اور برکت اور کمال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام اور اہلبیت کا ہے:** ؎

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اگرچہ میرے وہ محسن دوست یعنی خان بہادر ملک صاحب خانصاحب نون اس قرضہ کے اتارنے کا باعث بنے لیکن مَیں خوب جانتا ہوں کہ اس احسان اور حسن سلوک کے پیچھے میرے محسنِ عظیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعائیں جو الٰہی منشاء کے ماتحت حضور نے اس عبدِ حقیر کی رستگاری کے لئے کیں، کارفرما تھیں اور وہی دعائیں اللہ تعالیٰ، ہاں ازلی وابدی احسان کے سرچشمہ کے فضل ورحم کو کھینچنے کا باعث بنیں۔"

(حیات قدسی حصّہ چہارم صفحہ 5 تا 9)

(باقی آئندہ)

Shop To Let in London
104 Church Hill Road, Sutton, SM3 8NA
High Street Location in a densely populated area of Cheam
☆ Laminate flooring ☆ Electric Shutter ☆ Glass front ☆ Gas fired central heating ☆ Suspended ceiling with integral lighting ☆ Central air conditioning ☆ Intruder Alarm ☆Kitchenette and ☆ w/c facilities
Contact: 0092-333-6708682, 00447904483183
Email: mzk1968@yahoo.com

URGENTLY REQUIRED

POSITION VACANT IN CENTRAL AIMS DEPARTMENT

1. ORACLE DBA DEVELOPER - Based in London

Full time position for a WAQFE NAU only.

Central AIMS Department in London is looking for an energetic, hardworking team player to work in its international development team.

Knowledge and Experience:

a. Hold a degree in Software Development OR Database Development
b. A practical and working knowledge in Oracle.
c. Preferably few years post graduate experience in back end technology

Key Tasks and Activities:

a. Understanding of database schema and database relational architecture
b. Building a new database in Oracle
c. Understanding user requirements and translating into database tables
d. Work with international team of developers
e. Migration of current DB to Oracle and maintaining and enhancing it.

Personal Skills

a. Self-starter with the ability to work with minimal supervision
b. Ability to efficiently communicate
c. Ability to work under tight deadlines
d. A team player
e. Demonstrate confidence and a structured approach to problem solving

This is an urgent requirement so please apply with your CV and a Covering Letter, attested by your Local Jama'at President

URGENTLY REQUIRED

POSITION VACANT IN CENTRAL AIMS DEPARTMENT

1. PROJECT MANAGER - Based in London

Contract position - 12 Month rolling contract for the duration of the project. Central AIMS Department in London is looking for an experienced professional to fill this vacancy of a Project Manager which is a senior role responsible for managing a team of developers to work on data migration project.

Knowledge and Experience:

a. Hold a degree in Software Development OR Database Development
b. Preferable working knowledge of Oracle.
c. Experience in managing a team
d. Minimum 10-15 years post graduate experience
e. Experience in leading or playing a pivotal role in change projects/programmes
f. Experience of working on a large scale project and a good understanding of project management methodologies.

Key Tasks and Activities:

a. Documentation of a migration plan
b. Documenting policies for the migration of database
c. Review and monitor migration road map and report to senior management of progress
d. Understanding key deliverables and ensure objectives are translated into targets for the team
e. Manage team performance and ensure targets are met.

Personal Skills

a. Self-starter with the ability to work with minimal supervision
b. Ability to efficiently communicate
c. Ability to work under tight deadlines
d. A team player
e. Demonstrate confidence and a structured approach to problem solving

These are urgent vacancies so please apply with your CV and a Covering Letter, attested by your Local Jama'at President to:
Address:

Mirza Mahmood Ahmad
Central AIMS Department
22 Deer Park Road London, SW19 3TL
Or email: hr@cdcaims.org

بنکاک میں منعقدہ 43ویں سالانہ کتب میلہ میں جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کی شمولیت

(رپورٹ: حافظ عمران احمد۔ سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ تھائی لینڈ)

تھائی لینڈ کے دارالحکومت بنکاک میں ہر سال ایک کتب میلہ (Book Fair) منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال یہ کتب میلہ 27 مارچ 2015ء سے 7/اپریل 2015ء

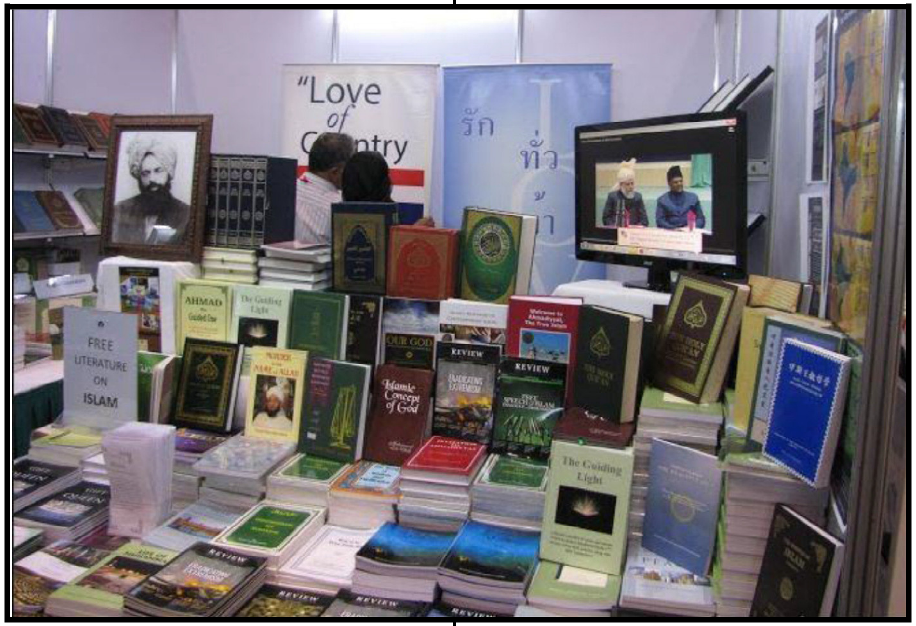

تک قریباً بارہ روز کے لئے منعقد ہوا جس سے ایک اندازہ کے مطابق بارہ لاکھ سے زائد افراد نے نہایت ذوق وشوق سے استفادہ کیا۔

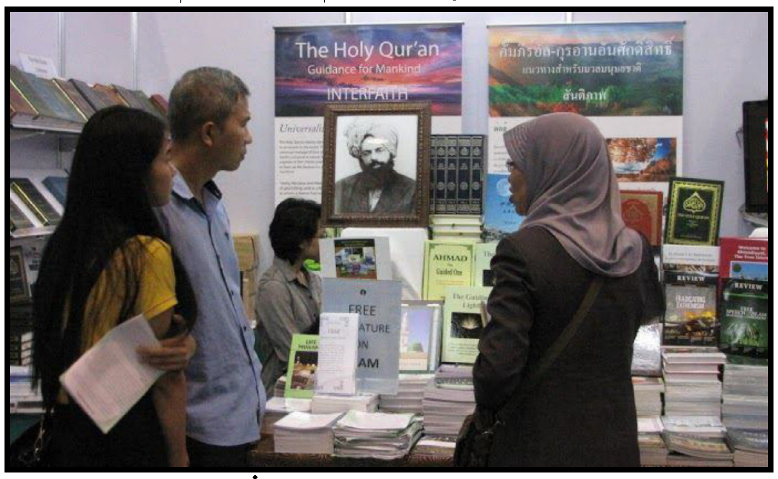

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تھائی لینڈ کو بھی اس کتب میلہ میں اپنا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اس سٹال پر دیگر بہت سی کتب کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں شائع کئے جانے والے قرآن کریم کے اکثر تراجم بھی نمائش کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر مبنی بینرز، پمفلٹس، ویڈیوز پیش کرنے کے علاوہ بالمشافہ گفتگو کے لئے رضا کار بھی ہمہ وقت سٹال پر موجود رہے۔ نمائش کے علاوہ فروخت کے لئے جو کتب پیش کی گئی تھیں وہ تھائی، چینی، انگریزی اور عربی زبان میں تھیں۔ دلچسپی لینے والوں کو مفت مہیا کرنے کے لئے بھی کتب کی بڑی تعداد سٹاک کی گئی تھی۔ غیر مسلم افراد کی طرف سے اسلام کی تعلیم کو موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں پیدا ہونے والے سنگین مسائل کے حل کو سمجھنے کے لئے خاص دلچسپی نظر آئی۔ چنانچہ رضا کاروں نے ایسے بے شمار افراد کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ قرآن کریم کے تھائی ترجمہ کی طلب سب سے زیادہ تھی۔ دوسری کتاب جس کی مانگ زیادہ رہی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تھی جس کے تھائی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں تراجم بھی طلب کئے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "World Crisis and Pathway to Peace" احمدیہ سٹال پر آنے والے تمام افراد کو پیش کی گئی۔ جن دیگر کتب کی مانگ خاص طور پر نظر آئی اُن میں "Life of Muhammad" اور "Jesus in India" شامل ہیں۔

نمائش میں قرآن کریم کے حوالہ سے جو دیگر موضوعات پیش کئے گئے تھے اُن میں عالمی امن کا قیام، سائنس اور قرآن کریم، اقتصادی اور معاشرتی امن، بین المذاہب رواداری اور تعاون، جہاد کی حقیقت، نبوت، عدل اور اسلام میں عورت کا مقام شامل تھے۔ اس نمائش کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے بارہ میں تھائی لٹریچر کے علاوہ انگریزی کی "Short Commentary of the Holy Quran" نیز رسالہ "Review of Religions" کے کئی آرڈرز موصول ہوئے ہیں۔

بقیہ: جلسہ سالانہ کیمرون از صفحہ 20

امسال جلسہ سالانہ کیمرون کے مختلف علاقوں کی بیس سے زائد جماعتوں کے علاوہ نائیجیریا سے 30 افراد پر مشتمل وفد اور ہمسایہ ممالک ایکٹوریل گنی اور چاڈ سے تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے وفود شریک ہوئے۔ اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کیمرون کو بھرپور میڈیا کوریج بھی ملی۔ جلسہ کی کارروائی دو ٹیلی ویژن چینل اور دو ریڈیو چینلز پر دکھائی اور سنائی گئی اور دو مقامی اخبارات میں اس کی رپورٹ بھی شائع ہوئی۔ ان کے آئے ہوئے نمائندوں نے انٹرویوز بھی لئے۔ جلسہ کے موقعہ پر جماعتی کتب کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں جماعتی کتب کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کیمرون کا چھپوایا ہوا کیلنڈر بھی فروخت کے لئے رکھا گیا جس کو احباب نے پسند کیا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کارکنان اور شاملین کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے اور جلسہ کی حقیقی برکات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24 مئی 2011ء میں مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں خلافت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

۞ ......حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بشارت دی تھی کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ حضور کے ساتھ یہ الٰہی وعدہ نہ صرف آپ کی زندگی میں بڑی شان سے پورا ہوا بلکہ آج تک آپ کے بعد قائم ہونے والی خلافت حقہ کے ذریعہ پورا ہوتا چلا جاتا ہے۔ احمدیوں کو اپنے پیارے امام سے جو للّٰہی محبت کا تعلق ہے اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں۔ تاہم بعض اوقات اس محبت وفدائیت کے نظارے غیرمعمولی طور پر ابھر کر سامنے آتے ہیں۔

۞ ......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب 21/جون 2004ء کو کینیڈا تشریف لائے تو استقبال کا پروگرام MTA پر Live دکھایا گیا۔ سیٹلائٹ پر سگنل بھیجنے والے ٹرک کا آپریٹر ایک عیسائی تھا۔ وہ استقبال کا منظر دیکھ کر ایسا مبہوت ہوا کہ گویا اس کو کچھ سمجھ نہ آئی کہ کیا ہو رہا ہے؟ کچھ دیر کے بعد کہنے لگا میرے ذہن میں مسیح کی آمد ثانی کا جو نقشہ تھا وہ بعینہٖ یہ ہے جو آج مَیں نے دیکھا ہے۔

۞ ......سسکاٹون کے ایک دوست نے لندن میں جلسہ پر جانے کے لئے ٹکٹ خریدے تو اُنہیں حضور انور کے دورۂ کینیڈا کا علم ہوا۔ اُن کی دو بچیوں نے ضد شروع کردی کہ ہم نے ٹورانٹو ضرور جانا ہے (سسکاٹون سے ٹورانٹو تقریباً 3000 کلومیٹر دور ہے)۔ والد نے کہا کہ میں مزید خرچ کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس پر بچیوں نے رو رو کر دعائیں شروع کیں تو اللہ نے فضل فرمایا اور اچانک 600 ڈالر کا ٹکٹ 200 ڈالر میں Sale پر آگیا جو گرمیوں کی چھٹیوں میں قریباً ناممکنات میں سے ہے۔

۞ ......ایسا ہی معجزہ کیلگری کی جماعت میں اُن لوگوں نے بھی دیکھا جو کرایہ زیادہ ہونے کی وجہ سے حضور انور کے دیدار کی تڑپ دل میں چھپائے بیٹھے تھے۔ اچانک ٹکٹ 650 ڈالر سے 398 ڈالرز میں ملنے لگا اور چند دن میں پانچ سو سے زیادہ احباب نے بکنگ کروالی۔

۞ ......کیلگری کے ایک دوست مالی حالت بہتر نہ ہونے کی وجہ سے اپنے سات افراد خانہ کے ہوائی سفر اخراجات برداشت نہ کرسکتے تھے اس لئے وہ اپنی ذاتی گاڑی پر تین ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ٹورانٹو گئے۔

۞ ......کئی افراد نے دُور دراز علاقوں سے ٹورانٹو جاکر حضور انور کی زیارت کرنے کا خرچ پورا کرنے کے لئے قرض بھی لیا۔

۞ ......ایک صاحب نے مع بچگان اور والدین جلسہ میں شمولت کا پروگرام بنایا۔ تمام فیملی کی آمد و رفت کے اخراجات کا اندازہ خرچ 10 ہزار ڈالرز لگایا۔ انہوں نے بینک سے دس ہزار ڈالرز قرض کی درخواست کردی لیکن اُن کا ایک مکان جو کچھ عرصہ قبل برائے فروخت لگایا گیا تھا وہ چند ہی روز میں نہ صرف فروخت ہوا بلکہ ان کے سفر کے اخراجات یعنی عین دس ہزار ڈالرز نفع ہوا جو ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔

۞ ......کینیڈا میں 4/جولائی کی اجتماعی ملاقات ایک تاریخی اور مثالی ملاقات تھی۔ پانچ ہزار سے زائد مرد وزن بچے بوڑھے حضور انور کا دیدار کرنے کی تڑپ میں وقت مقررہ سے ایک گھنٹہ پہلے ہی صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس دوران سیاہ بادل آئے اور شدید بارش شروع ہوگئی۔ لیکن تمام احباب ملاقات کے انتظار میں بارش میں کھڑے رہے۔ یہ لوگ جب ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے کپڑے پانی سے نُچڑ رہے تھے۔ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل ہر ایک اس کوشش میں تھا کہ ہاتھ خشک کرلوں تا میرے گیلے ہاتھوں سے حضور انور کو تکلیف نہ پہنچے۔ ادھر حضور انور اس تکلیف سے تڑپ رہے تھے کہ افراد جماعت ان کی محبت میں سرشار شدید بارش میں بھیگ رہے ہیں۔ حضور انور نے چند مرتبہ انتظامیہ کو فرمایا کہ سائبان میں بٹھائیں۔ لیکن خلافت سے عشق ایسا تھا کہ کسی کو اس بات کی پرواہ نہ تھی کہ وہ بارش میں بھیگ رہا ہے۔

۞ ......مکرم علی احمد صاحب نے مصر سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا:

حضور! آپ ہی میرے آقا اور میرے باپ اور میرے بھائی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے سرتاج ہیں۔ میرے دل میں آپ کے لئے محبت کے ایسے جذبات ہیں جن کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

صرف یہی عرض ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ مجھے آپ سے محبت ہے۔ مجھے آپ سے محبت کیوں نہ ہو جبکہ آپ میرے آقا احمدؑ کے خلیفہ ہیں۔ مجھے آپ سے اتنی محبت کیوں نہ ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ مجھے آپ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہو جبکہ آپ ہم عربوں سے اس قدر محبت فرماتے اور اس قدر ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہو جبکہ مجھے اچھی طرح اندازہ ہے کہ ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات نائل 7 پر بحال کرنے کے لئے آپ نے کس قدر مال اور وقت خرچ کیا ہے۔ حضور! اس بات کی عربوں کے لئے کتنی اہمیت ہے اسے سوائے آپ جیسی مؤید من اللہ شخصیت کے کوئی نہیں سمجھ سکتا......۔

۞ ......مکرم محمد عرفہ صاحب (مصر) بیان کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے کی نشریات نائل 7 پر بحال ہونے سے 48 گھنٹے قبل مَیں نے خواب میں حضور انور کو دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ ہم مصر کے ہر گھر میں داخل ہوں گے۔

۞ ......مکرم ہانی محمد الزہیری صاحب مصر سے لکھتے ہیں: ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا۔ جماعت سے تعارف سے قبل اسلام کی ترقی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ ...... جب جماعت سے تعارف ہوا تو وہ کچھ پایا جس کی مجھے تلاش تھی۔ خلافت کے بارہ میں میرا نقطہ نظر یکسر بدل گیا۔ ......خلافت کی برکت سے مَیں قرآن کو اپنی تمام خوبصورت تعلیمات کے ساتھ زمین میں چلتا پھرتا دیکھتا ہوں۔ قرآن اب محض تاریخ کی کتاب نہیں رہ گئی جس سے صرف گزشتہ اقوام کے قصے پڑھے جاسکتے ہیں بلکہ مَیں اس کی پیشگوئیوں کو اپنے سامنے پوری ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔

۞ ......مکرم صفا غانم السامرائی صاحب کردستان عراق سے لکھتے ہیں کہ مئی 2007ء میں رات کے وقت مَیں مختلف چینل تلاش کر رہا تھا کہ مَیں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا 10888۔ مَیں بہت گھبرا گیا۔ لیکن مَیں نے یہ فریکوئنسی ریسیور میں Feed کی اور Search کی تو اچانک میرے سامنے نئے چینلز کی ایک لسٹ آگئی جن میں سے ایک MTA تھا۔ اس چینل پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تھے جو 'لقاء مع العرب' پروگرام کر رہے تھے۔ مَیں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کو تلاش کر رہا تھا، الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو (ٹی وی کے ذریعہ) میرے گھر بھیج دیا۔ پھر ایک پروگرام میں مَیں نے سیدنا احمدؑ کا یہ کلام سنا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو، اے اللہ! اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت کا کوئی نشان دکھا تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھا دے گا۔ چنانچہ مَیں نے خلوص نیت سے دعا کی تو مجھے مکمل انشراح صدر ہو گیا اور ایک ہفتہ بعد ہی میرے لئے وہ نشان بھی ظاہر ہو گیا جو کہ درحقیقت بہت عظیم نشان تھا۔ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی تھی لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ لیکن اس دعا کے ایک ہفتہ بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً امام مہدی کی بیعت کرلی۔

۞ ......مکرم سعد الفضلی صاحب آف کویت نے الحوار المباشر میں بذریعہ فون کہا کہ مَیں غیراحمدی ہوں لیکن مَیں کہتا ہوں کہ آپ اسلام کے دفاع میں صف اوّل میں کھڑے ہیں اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دفاع میں ہمیں آپ کی سپورٹ میں کھڑے ہونا چاہئے۔

۞ ......مصری ادیبہ مکرمہ شحاتہ عطیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ مجھے اس بات کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ اگر کوئی واقعتہً اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کر رہا ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دیگر لوگ اسلام کے حقیقی پیغام سے غفلت اور سستی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ اس دجّال سے بھی غافل ہیں جس نے زمین میں فساد پھیلا رکھا ہے۔

۞ ......بورکینا فاسو میں ایک شیعہ عالم نے احمدی مبلغ کو بلاکر اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ سچے لوگ ہیں کبھی ان کے راستے میں حائل نہ ہونا اور کبھی ان کو نہ روکنا۔ کہنے لگے ایم ٹی اے پر کوئی عربی پروگرام ایسا نہیں جو میں نہ دیکھتا ہوں۔ یہی لوگ سچ پر قائم ہیں۔ ان کی اس گواہی کے بعد اب اس علاقہ میں تبلیغ میں بہت سہولت پیدا ہوگئی ہے۔

۞ ......عمر احمد گلاسگو اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس گیانا نے دس سال قبل عیسائیت ترک کرکے اسلام قبول کیا تھا۔ چند سال بعد وہ یہ کہہ کر احمدیت میں داخل ہو گئے کہ قرآن کریم میں خلافت کا ذکر ہے جو کہ سوائے جماعت احمدیہ کے کہیں اور نہیں ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے۔

۞ ......بورکینا فاسو کی ایک عیسائی خاتون ریڈیو پر احمدیہ پروگرام بہت شوق سے سنتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح، اللہ کا بندہ ہے، جس کی خدا سنتا ہے۔ ان کا ایک سترہ سالہ بیٹا حادثہ میں شدید زخمی ہوا تو خاتون نے حضور انور کا نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ! اس خلیفہ کے نام پر میرے بچے کو تین دن کے اندر شفا دے۔ چنانچہ تیسرے دن بچہ ہسپتال سے گھر لے آئے۔ اس کے بعد یہ خاتون اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ احمدیہ مشن میں آئیں اور کہا کہ مَیں آپ کو خوشخبری دینے آئی ہوں کہ آپ کا خلیفہ برحق اور سچا ہے۔ اس کے بڑے بیٹے نے 500 فرانک سیفا کا چندہ بھی ادا کیا۔

۞ ......جرمنی کے بعض داعیان الی اللہ نے ٹریئر (Trier) شہر میں سٹال لگایا تو ایک کرد فیملی سے رابطہ ہوا۔ وہ صاحب بہت خفا ہوئے۔ جو کتب اُنہیں دی گئیں بعد میں فون پر انہوں نے بتایا کہ وہ انہوں نے جلادی ہیں۔ کھانے پر بلایا گیا تو روزہ رکھ کر آئے تاکہ احمدیوں کا کھانا نہ کھائیں۔ لیکن اُس روز بحث میں اتنا وقت گزر گیا کہ انہیں روزہ وہیں افطار کرنا پڑا۔ انہوں نے مولویوں کے حوالہ سے بتایا کہ وہ آئندہ احمدیوں سے کوئی تعلق قائم نہیں رکھنا چاہتے۔ تاہم مسلسل دعا اور کوشش کے نتیجہ میں انہوں نے یہ وعدہ کرلیا کہ چالیس روز صاف دل ہوکر خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے بارہ میں درددل سے دعا کریں گے۔ ابھی تیسرا دن تھا کہ اُن کا ٹیلیفون آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تمہارے پاس حضرت خلیفۃ المسیح کا کوئی فوٹو ہے۔ پھر بتایا کہ ابھی مجھے غائبانہ آواز آئی ہے کہ ثبوت کیا مانگتے ہو، ثبوت تو ہم تمہیں دکھا چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کو وہ پرانی خواب یاد دلائی گئی جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک کمانڈر اِن چیف کے طور پر کھڑا دیکھا تھا جن کے اوپر نور کا سایہ تھا اور سامنے ایک فوج تھی جو گندمی رنگ کے لوگ تھے اور فرشتوں کی جماعت کے طور پر انہیں دکھائے گئے۔

پھر وہ جلسہ سالانہ انگلستان میں شامل ہوئے اور بیعت کے لئے خواہش کی کہ مَیں حضور انور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہوں۔ انہیں کہا گیا کہ اتنے بڑے جلسہ میں اس کا وعدہ تو نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عالمی بیعت کے دن جو جگہ ان کے حصہ میں آئی وہ بالکل حضور انور کے سامنے تھی۔ اس طرح اللہ نے ان کی خواہش پوری کردی۔ بعد میں وصیت کے نظام میں شامل ہوئے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں میں سے بعض کی بیعتیں بھی کرواچکے ہیں۔ نواحمدیوں میں ان کے وہ دوست بھی شامل ہیں جو اِن کو احمدیت سے تائب کروانے کے لئے آئے تھے اور بحث کے بعد خود بھی احمدیت قبول کرلی۔

...... ۞ ...... ۞ ...... ۞ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 مارچ 2011ء میں مکرم ظفر محمد ظفر صاحب کی ایک نظم بعنوان ''نذرانۂ عقیدت'' شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ملّتِ بیضا مبارک تجھ کو رعنائی تری
بعد اک مدّت کے ہے امّید بر آئی تری
اے مسیحِ وقت قرباں جاؤں تیرے نام پر
معجزے کیا کیا دکھاتی ہے مسیحائی تری
غوطہ زن ہو جس قدر بھی عقل پا سکتی نہیں
قلزم عرفان! گہرائی نہ پہنائی تری
جو بَشر نادان ہیں لقمان بن جائیں سبھی
ڈال دے گر عکس اپنا اُن پہ دانائی تری
بادشاہوں سے ہے افضل وہ گدائے بےنَوا
مل گئی ہے جس کو اے احمدؑ پذیرائی تری
نُور سے تیرے منور ہو گیا قلبِ ظفر
اے خدا کے نُور جب سے روشنی پائی تیری

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 17, 2015 – July 23, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 17, 2015

00:20 World News
00:50 As-Sayyam
01:40 Ramadhan Dars-e-Hadith
02:35 Tilawat: Part 22 by Aiman Almaliki.
03:30 Dars-ul-Quran: An in-depth explanation of Quranic verses 1-7 of Surah Al-Fatiha, by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 21. Recorded on May 25, 1986.
05:15 Seminar Seerat-un-Nabi: Programme in response to the film 'innocence of Muslims'.
06:00 Tilawat: Surah Al-Mulk to Surah Ma'aarij.
06:45 Ramadhan Dars-e-Hadith
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 11, 2015.
08:35 Indonesian Service
09:45 Dars-e-Ramadhan: The topic is 'Shawaal fasting'.
10:00 Dars-ul-Quran: An in-depth explanation of Quranic verses by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. May 26, 1985.
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:35 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 84-91 with Urdu translation.
13:50 Yassarnal Quran: Lesson no. 68.
14:20 Shotter Shondhane
15:25 Seerat-e-Rasool: Discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) in reflection to Ramadhan.
15:55 Dars-e-Ramadhan [R]
16:20 Friday Sermon: Recorded on July 17, 2015.
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Chef's Corner
18:45 Seerat-un-Nabi [R]
19:15 Tilawat: Part 29, Surah Al-Mulk to Surah Al-Mursalaat by Aiman Almaliki.
20:20 Dars-e-Ramadhan [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:10 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail
23:15 Tilawat: Surah Al-Nooh to Surah Al-Mursalaat.

Saturday July 18, 2015

00:20 World News
00:40 Seerat-un-Nabi [R]
01:10 Dars-ul-Quran [R]
02:45 Friday Sermon: Recorded on July 17, 2015.
04:05 Tilawat: Part 30, Surah An-Naba to Surah An-Naas by Aiman Almaliki.
04:55 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
06:00 Tilawat: Surah An-Naba to Surah Al-A'ala.
07:00 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:25 Story Time: Eid Special.
08:00 International Jama'at News
08:35 Friday Sermon: Recorded on July 17, 2015.
09:45 Indonesian Service
10:45 Dars-ul-Quran: An in-depth explanation of Quranic verses, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 31. Recorded on January 30, 1987.
12:30 Andalucia
13:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah verses 92-97.
13:10 Dars-e-Hadith
13:30 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail: Recorded on July 02, 2014.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Andalucia [R]
18:50 Chef's Corner [R]
19:15 Tilawat: Part 30, Surah An-Naba to Surah An-Naas by Aiman Almaliki.
20:30 International Jama'at News
21:00 Dars-ul-Quran [R]
22:40 Story Time: Eid Special
23:15 Tilawat: Surah Al-Gaashiya to Surah An-Naas.

Sunday July 19, 2015

00:15 World News
00:45 Dars-ul-Quran [R]
03:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 98-107.
03:15 Ramadhan Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
04:15 Friday Sermon [R]
05:30 Andalucia [R]
06:05 Tilawat: Surah Al Maa'idah, verses 98-107 with Urdu translation.
06:20 Dars-e-Hadith: The topic is 'charity'.
06:45 Eid Mubarak: A children's programme presented by Lajna Imaillah on the occasion of Eid-ul-Fitr.
07:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf: Today's episode is the month of Shawwal and the historic events which took place during the month.
07:55 Qadian Mein Eid
08:25 Muqabla-e-Tilawat: A Tilawat competition held on July 18, 2015.
09:30 Live Eid-ul-Fitr Proceedings
10:00 Live Eid-ul-Fitr Sermon
11:00 Live Eid-ul-Fitr Proceedings
13:05 Tilawat: Surah Al-Imran verses 106-119.
13:20 Friday Sermon: Recorded on July 17, 2015.
14:30 Bangla Shomprochar
15:35 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]
16:05 Eid-ul-Fitr Sermon [R]
17:05 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]
19:10 Eid Special Kids programme
19:30 Muqabla-e-Nazm: A Nazm competition held on July 11, 2015.
20:35 Hum Bhi Eid Manain Ge
21:00 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]
21:30 Eid-ul-Fitr Sermon [R]
22:30 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]

Monday July 20, 2015

00:40 Tilawat [R]
01:00 Dars-e-Hadith [R]
01:20 Friday Sermon: Recorded on July 17, 2015.
02:25 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]
02:55 Eid-ul-Fitr Sermon [R]
03:55 Eid-ul-Fitr Proceedings [R]
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 108-113 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 40.
07:00 An Audience With Hazrat Khalifatul-Masih V (aba): Recorded on November 08, 2014.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55 French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 1. Recorded on July 13, 1997.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on March 27, 2015.
11:05 Jalsa Qadian Speech
11:15 Apples Of Kashmir
11:50 Tilawat: Surah Al-Baqarah verses 191-197 and verses 198-204.
12:05 Dars-e-Malfoozat [R]
12:20 Al-Tarteel [R]
12:50 Friday Sermon: Recorded on October 02, 2009.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Jalsa Qadian Speech [R]
15:15 Apples Of Kashmir [R]
15:45 Rah-e-Huda: Recorded on July 18, 2015.
17:20 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:25 An Audience With Hazrat Khalifatul-Masih V (aba) [R]
19:15 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
19:35 Somali Service: Programme no. 02.
20:15 Eid Show [R]
20:35 Rah-e-Huda [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:20 Jalsa Qadian Speech [R]
23:30 Apples Of Kashmir [R]

Tuesday July 21, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat [R]
00:40 Dars-e-Malfoozat [R]
00:55 Al-Tarteel [R]
01:25 An Audience With Hazrat Khalifatul-Masih V (aba) [R]
02:15 Kids Time [R]
02:45 Friday Sermon [R]
03:55 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
04:20 Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no 107.
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah verses 114-121 with Urdu translation.
06:10 In His Own Words
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 65.
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat: Recorded on November 16, 2014.
08:15 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 20.
08:30 Australian Service
09:10 Question And Answer Session: Rec.July 04, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on July 17, 2015.
12:05 Tilawat
12:30 Yassarnal Quran [R]
13:00 Faith Matters: Programme no. 121.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service: Programme no. 13.
15:30 In His Own Words [R]
16:00 Press Point
17:10 Yassarnal Quran [R]
17:35 World News
17:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
19:05 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on July 17, 2015.
20:10 Aao Urdu Seekhain [R]
20:30 Australian Service [R]
21:00 Press Point [R]
22:00 Faith Matters [R]
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday July 22, 2015

00:00 World News
00:05 Tilawat [R]
00:15 In His Own Words [R]
00:45 Yassarnal Quran [R]
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
02:20 Aao Urdu Seekhain [R]
02:45 Story Time [R]
03:15 Press Point [R]
04:15 Eid Mubarak
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 108.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 1-11 with Urdu translation.
06:10 Aao Husne Yaar Ki Batain Karain
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
07:00 Jalsa Salana UK Address
08:15 Naatiya Mehfil
09:00 Urdu Question And Answer Session: Rec. May24, 1997.
10:15 Indonesian Service
11:15 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on July 17, 2015.
12:20 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 93-105.
12:30 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
13:00 Friday Sermon: Recorded on October 02, 2009.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40 Kids Time: Programme no. 12.
16:10 Faith Matters: Programme no. 178.
17:10 Al-Tarteel: Lesson no. 46.
17:35 World News
18:00 Jalsa Salana UK Address [R]
19:15 Horizons d'Islam: Programme no. 24.
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:55 Naatiya Mehfil [R]
21:40 Friday Sermon: Recorded on October 02, 2009.
22:45 Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 30, 2015.

Thursday July 23, 2015

00:00 World News
00:15 Tilawat [R]
00:30 Aao Husne Yaar Ki Batain [R]
01:50 Al-Tarteel [R]
01:15 Jalsa Salana UK Address [R]
02:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
03:05 Faith Matters [R]
04:00 Liqa Ma'al Arab: Session no. 109.
06:05 Tilawat: Surah Al-An'aam verses 12-21 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Malfoozat: The topic is 'forgiveness'.
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 01.
06:50 Convocation Shahid Jamia UK: Recorded on December 13, 2014.
07:45 Beacon Of Truth: Rec. May 31, 2015.
08:45 Tarjamatul Quran Class: An in depth explanation of Quranic verses of Surah Al-Baqarah, verses 24-30 by Khalifatul-Masih IV (ra). Class no. 04. Rec. August 04, 1994.
10:00 Indonesian Service
11:05 Japanese Service: Programme no. 18.
11:30 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 14.
12:00 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 1-15.
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Quran [R]
13:00 Beacon Of Truth: Rec. May 31, 2015.
14:00 Friday Sermon: Recorded on June 05, 2015.
15:10 Aao Urdu Seekhain [R]
15:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
16:00 Persian Service: Programme no. 31.
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:40 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:25 Convocation Shahid Jamia UK [R]
19:05 Khilafat-e-Ahmadiyya
19:30 German Service
20:35 Dars-e-Malfoozat [R]
20:20 Faith Matters: Programme no. 178.
21:50 Tarjamatul Quran Class [R]
23:00 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 17 July , 2015 | Issue No. 29

جماعت احمدیہ کونگو برازاویل کے چھٹے جلسہ سالانہ 2015ء کا انعقاد

(رپورٹ: سعید احمد۔ مبلغ سلسلہ کونگو برازاویل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اپنا چھٹا نیشنل جلسہ سالانہ کونگو برازاویل 13، 14 جون 2015ء کو ملک کے دارالحکومت سے 250 کلومیٹر دور بمقام انکائی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ جماعت کی مسجد کے احاطہ میں منعقد کیا گیا۔

جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے چھپوا کر شہر کے میئر، سینٹرل پولیس، مسجد کے علاقہ کی پولیس، فوج، گورنمنٹ کے مختلف دفاتر اور دس عیسائی چرچز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace اور حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھجوائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل چار دن جلسہ کا اعلان ہوتا رہا۔

بروز جمعۃ المبارک تمام احمدی احباب نے جمعہ کی نماز کے بعد اپنے پیارے امام کا خطبہ جمعہ لائیو دیکھا جو حضور نے جلسہ جرمنی کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اسی طرح جمعہ اور ہفتہ کے دن احباب کو جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور کے خطابات اور دوسرے مقررین کی تقاریر کی ریکارڈنگ فرنچ ترجمہ کے ساتھ دکھائی گئیں۔ جمعہ کے روز عشاء کی نماز کے بعد نومبائعین کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں ان کو عبادات کے بارے میں اور خاص طور پر رمضان کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔

بروز ہفتہ نماز تہجد باجماعت اور نماز فجر کے بعد قرآن وسنت اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں 'خلافت کی اطاعت میں ہی ہماری بقا ہے' کے موضوع پر درس دیا گیا۔ نو بجے سے بارہ بجے تک جلسہ جرمنی کی تقاریر کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ ایک بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ دو بجے شہر کے سرکردہ احباب جن میں میئر کا نمائندہ، پولیس آفیسرز، پروفیسر، ٹیچرز، پادری حضرات کے ساتھ ایک پروگرام ہوا۔ جس میں جماعت کا تعارف، اسلام امن کا مذہب ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن عامہ کے لئے کاوشوں کے بارے میں بتایا گیا۔ بعدازاں ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اس کے بعد احمدی احباب کے ساتھ اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد روزوں کی اہمیت، کفارہ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ لسلام کے موضوعات پر تین تقاریر ہوئیں۔ پھر اسکے بعد چند نومبائعین نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ایک عیسائی کے لئے True story of Jesus ہدایت کا موجب بنی۔ عشاء کی نماز کے بعد نومبائعین کو نماز پڑھنے کا طریق سکھایا گیا۔ بعض احباب نے روزہ کے مسائل کے بارہ میں سوال کئے۔

اتوار کا دن بھی باجماعت نماز تہجد سے شروع ہوا۔ ساڑھے دس بجے جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر 'خلیفۃ المسیح امن کا پیامبر' کے موضوع پر مکرم بشیر تھیوفل صاحب نے لوکل زبان KUTUBA میں کی۔ جس میں انہوں نے خاص طور پر حضور انور کے خطوط جو ممالک کے صدور کو لکھے گئے تھے کا ذکر کیا۔ دوسری تقریر مکرم ابراہیم ایتیلا صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر خلافت حقہ کے موضوع پر مکرم یوسف بوکولا صاحب نے لوکل زبان لنگالا میں کی۔ اور آخر پر خاکسار (سعید احمد مبلغ سلسلہ) نے 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں' کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور احباب سے درخواست کی کہ جو کچھ ہم نے یہاں پر سنا ہے اس کو ہمیں اپنی عملی زندگیوں میں ڈھالنا چاہئے۔ اس کے بعد ایک بار پھر چند نومبائعین کو موقع دیا گیا کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ کس طرح انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اختتامی دعا کے بعد اڑھائی بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ کھانے کے بعد لوکل عیسائی احباب کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ 21 جماعتوں سے 426 افراد نے جلسہ میں شرکت کی جن میں سے ڈیڑھ سو کے قریب عیسائی احباب تھے۔ اس طرح ہمارا جلسہ سالانہ بخیروعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور جلد از جلد جماعت کی فتح مبین کے سامان پیدا فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ کیمرون کے چوتھے جلسہ سالانہ 2015ء کا انعقاد

رپورٹ: معلم یوسف بیلو۔ (مامفے کیمرون)

خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کیمرون کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 22، 23 مارچ 2015ء کو بمقام مامفے (MAMFE) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

مکرم ابراہیم بالا صاحب افسر جلسہ سالانہ نے تمام کام احسن رنگ میں انجام دینے کی غرض سے سارا پروگرام تشکیل دیا۔ اور جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام دو ماہ قبل ہی شروع کر دیا تھا۔ جلسہ سالانہ کی تشہیر کے لیے ملک کے اہم مقامات اور نائیجیریا کے سرحدی علاقہ میں جلسہ کے اشتہارات چسپاں کیے گئے۔ اور مقامی اور صوبائی سطح پر حکام بالا سے مل کر انہیں احمدیہ جلسہ سالانہ و جماعت احمدیہ کے تعارف کے بارے میں بریفنگ دی گئی جس کا مثبت نتیجہ سامنے آیا اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر خلافت کی قیادت میں پُرامن تعلیم کے حوالے سے کوششوں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا، اور انہوں نے جلسہ کے دوران سیکیورٹی کا انتظام بھی کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دو بکروں کی قربانی صدقہ کی غرض سے کی گئی۔ نیز احباب جماعت سے دعا کی درخواست بھی کی گئی۔ الحمدللہ تمام کارکنان کو حضور انور ایدہ اللہ کی ذرّیں ہدایات کے مطابق اپنی اپنی نظامتوں میں احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سے قبل ہی دُور دراز کے علاقوں سے آنے والوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ ناظم ضیافت نے آنے والوں کی مہمان نوازی کے لئے تمام تر انتظامات شروع کر دیے تھے۔ جلسہ سالانہ کا اسٹیج کیمرون کی خوبصورت مسجد المہدی کے قریب بنایا گیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جلسہ کا آغاز علی الصبح نماز تہجد سے ہوا، بعدازنماز فجر مکرم ابوبکر آدم صاحب نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر درس دیا۔ اس کے بعد وقار عمل، ناشتہ اور رجسٹریشن کا کام بھی ساتھ جاری رہا۔

نماز جمعہ مکرم مشہود فشولا صاحب امیر نائیجیریا نے پڑھائی۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد نیز اس سال جلسہ سالانہ کیمرون کے عنوان "اسلام کی مختلف مذاہب کے درمیان پُرامن تعلیم" اور خلافت احمدیہ کی اس ضمن میں عالمگیر کاوشوں کا ذکر کیا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں پہلا اجلاس سہ پہر چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دعائیہ خط کو پڑھ کر سنایا گیا جس کا فرنچ اور لوکل زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

امیر صاحب کے ابتدائی کلمات کے بعد پہلی تقریر "رسول کریم صلی اللہ وسلم کی غیر مسلموں سے حسن سلوک کی تعلیم" کے موضوع پر مکرم معلم محمد قاسم صاحب نے کی جس کا بعدازاں فرنچ ترجمہ بھی کیا گیا۔ دوسری تقریر "خلافت خامسہ کا بابرکت دور اور عالمگیر امن کی کوششوں" کے موضوع پر مکرم حافظ عبدالغنی شبامی صاحب (مبلغ سلسلہ) نے کی۔ مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ جس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اور پھر مکرم مشنری انچارج صاحب نائیجیریا کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ جس کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد کے ساتھ ہوا، جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ بعدازاں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر مکرم معلم اسحاق حبیب اللہ صاحب نے درس قرآن دیا۔

جلسہ کے دوسرے اور آخری دن کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اسلام کی پرامن تعلیم اور اتحاد مابین المذاہب کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ فرنچ اور Bamoun زبان میں کیا گیا۔ دوسری تقریر مشنری انچارج نائیجیریا مکرم مولانا عبدالخالق صاحب نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی دنیا میں قیام امن کے لئے عالمگیر کوششیں مختلف ممالک میں خطابات کے حوالے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ خوبصورت تعلیم کے حوالہ سے بیان کی۔ جس کا ترجمہ دونوں زبانوں میں کیا گیا۔

اس کے بعد فوج کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ان کے نمائندہ سینئر ڈویژنل آفیسر آف مانیو Manyu کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈونیشن دی گئی۔ جس کا انہوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر صاحب کیمرون جماعت مکرم انجنیئر ابراہیم بالا صاحب نے تقریر کی اور سارے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آئے ہوئے مہمانوں نے بھی شکریہ کے کلمات کہے جن میں لارڈ میئر آف مامفے، پیراماؤنٹ چیف آف مامفے، ایس ڈی او آف مانیو اور دیگر ائمہ کرام شامل تھے۔ جلسہ کا اختتام مکرم مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا کی دعا کے ساتھ ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں